نورِ ہدایت



بیماری میں رجوع الی اللہ

ڈاکٹر محمد ندیم پراچہ

نورِ ہدایت

بیماری میں رجوع الی اللہ

ڈاکٹر محمد ندیم پراچہ

مرتب کردہ:

برگیڈیئر ڈاکٹر محمد ندیم

ایف سی پی ایس (میڈیسن)

ایف سی پی ایس (میڈیکل انکالوجی)

سی ایم ایچ راولپنڈی

فون: 0321 5170053

تحقیق:

مفتی جمیل

جامعہ اسلامیہ صدر کشمیر روڈ راولپنڈی

کرنل اشفاق الطاف

ایف سی پی ایس (میڈیسن)

ایف سی پی ایس (نفرالوجی)

سی ایم ایچ راولپنڈی

فون: 0321 5138207

زیر سرپرستی:

مفتی محمد اسمٰعیل طورو

جامعہ اسلامیہ صدر کشمیر روڈ راولپنڈی

فون: 051 5481892, 0333 5103517

(ISPR سے منظور شدہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ تعالیٰ کے پاک نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

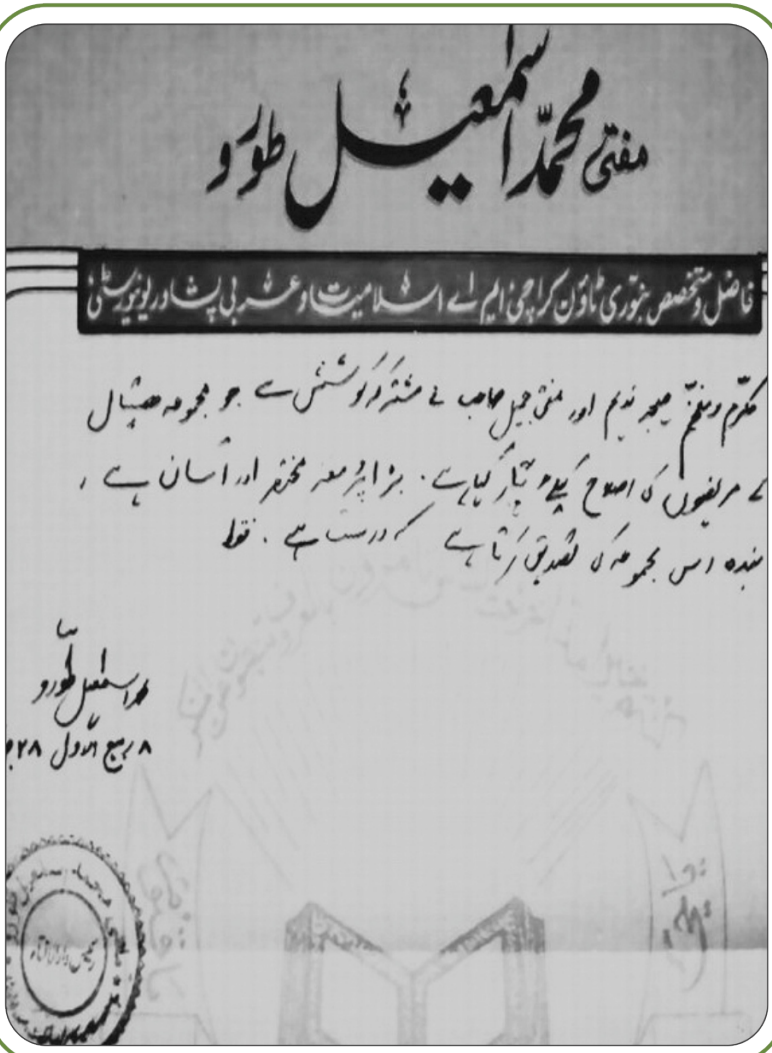


ترجمہ:

ایمان لانے والوں کا ولی (کارساز) اللہ خود ہے وہ انہیں اندھیروں سے روشنی میں نکال لے جاتا ہے اور کافروں (انکار کرنے والوں) کے ولی شیاطین ہیں وہ انہیں روشنی سے اندھیروں میں نکال لے جاتے ہیں۔ (البقرہ 257)



تصدیق نامہ



مفتی محمد اسمٰعیل طورو

فاضل و متخصص بنوری ٹاؤن کراچی ایم اے اسلامیات و عربی پشاور یونیورسٹی

مکرم و معظم صحبہ ندیم اور مفتی جمیل صاحب نے مشترکہ کوشش سے جو مجموعہ جہیز
کے مریضوں کی اصلاح کیلئے تیار کیا ہے۔ بڑا ہی مفید مختصر اور آسان ہے،
بندہ اس مجموعہ کی تصدیق کرتا ہے کہ درست ہے۔ فقط

محمد اسمٰعیل طورو
۸ ربیع الاول ۲۸ھ

فہرست مضامین

نمبر	مضمون	صفحہ
1	چند ابتدائی باتیں	7
2	بیماری میں ابتلاء کی حکمت	9
3	صبر	10
4	توبہ	13
5	سنت رسولِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو اپنا لیجئے	16
6	چند مسنون اعمال یہ ہیں	17
7	نماز کا اہتمام کیجئے	21
8	وضو	25
9	استنجا	30
10	تیمّم	32
11	غسل	35
12	آپ نماز کیسے پڑھیں	36
13	روزوں کا اہتمام کیجئے	46
14	حج اور حجِ بدل کی فکر کیجئے	50

15	زکوۃ وصدقات کا اہتمام کیجئے	52
16	صدقات	53
17	قرآن مجید سے تعلق جوڑئے	55
18	حقوق العباد کی فکر کیجئے	58
19	دعوت الی الخیر	59
20	بیماری میں اللہ کا ذکر کیجئے	60
21	با مقصد مطالعہ	61
22	بیماری کے اوراد	62
23	وصیت کا اہتمام کیجئے	63
24	بیمار کے لواحقین سے چند باتیں	66
25	قریب المرگ کے احکام	70
26	ایصالِ ثواب	75
27	آخر میں ایک ترغیب	78
28	نوٹ	80

چند ابتدائی باتیں

محترم بھائیو اور بہنو! اس کائنات کے خالق اور مالک اللہ تعالیٰ ہیں۔ ہم سب اس کے بندے ہیں۔ بندوں پر ہر طرح کے حالات آتے رہتے ہیں۔ان حالات کے خالق بھی اللہ ہی ہیں۔حالات انسانوں کی آزمائش کے لئے آتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ ہر حال میں اپنے بندوں کو کامیاب کرنا چاہتے ہیں۔ جیسے ایک ماں اپنے بچے کو ہر امتحان میں سرخرو دیکھنا چاہتی ہے۔اللہ جل جلالہ کی محبت اپنے بندوں سے ستّر ماؤں سے بھی زیادہ ہے۔ چنانچہ ایک مسلمان کے لئے سب حالات میں خیر ہی خیر ہے بشرطیکہ وہ ہر حال میں اللہ تعالی کی رضا کا متلاشی رہے۔

بیماری کا حال بھی اللہ سبحانہ انسان کو کامیاب کرنے کے لئے ، اس کے درجات بلند کرنے کے لئے اور اس کو گناہوں سے پاک کرنے کے لئے بھیجتے ہیں۔ شیطان اس حال میں انسان کو مایوس کرتا ہے اور رحمٰن اپنے بندے کو امید دلاتا ہے۔ بیماری اس مصروف اور ہر دم بھاگتی زندگی میں ایک سٹاپ (stop) ہے۔ یہ ایک موقع ہے سوچنے کا کہ ہم کہاں سے آئے ہیں، کدھر کو جارھے ہیں، منزل کیا ہے، راہِ سفر کیا ہے، زادِ راہ کیا ہونا چاہئے اور کامیابی کا معیار کیا ہے۔ یہ اپنے خالق سے ملاقات کی تیاری ہے اور ہمیں اس دنیا کے دھوکے سے نکالنے کا ایک زبردست موقع ہے۔اس لئے اس کو اللہ کا احسان سمجھنا چاہئے۔اکثر مریض یہ سوال پوچھتے ہیں کہ خطرے کی بات تو نہیں؟ یعنی خطرہ موت کا ہی تو ہے۔تو خطرے کی بات تو صحت میں بھی ہے اور بیماری میں بھی ہے۔ سارا انحصار اعمال پر ہے۔اور اگر غفلت میں اچانک موت آجاتی تو آئندہ ہمیشہ کیلئے بڑی پریشانی بن سکتی تھی۔ لیکن موت سے پہلے اللہ

تعالیٰ نے بیماری دے کر ایک قیمتی موقعہ عطا فرمایا کہ ہم اللہ کی طرف رجوع کر لیں۔ اگر آپ کا اللہ سے پہلے سے تعلق بنا ہوا ہے تو آپ کے لئے میری یہ چند باتیں یاد دہانی کے طور پر سہی اور اگر پہلے سے تعلق نہیں بنا ہوا تو اس موقع سے یوں فائدہ اٹھایئے کہ ہم اللہ کی رحمت کی طرف رجوع کریں اور اپنے اعمال کو درست کریں اور پچھلی زندگی میں اللہ کے اور بندوں کے حقوق میں جو کوئی کوتاہیاں ہوئیں ان کے تدارک اور اصلاح کی فکر کریں۔

اس سلسلے میں کرنے کے کام یہ ہیں:

1. سچی توبہ اور رجوع الی اللہ۔
2. بیماری پر صبر۔
3. سنت طریقوں کو اپنانا۔
4. نماز اور دیگر عبادات کا اہتمام۔
5. قرآن پاک سے تعلق۔
6. حقوق العباد کی فکر۔
7. وصیت کا اہتمام۔
8. تعلق باللہ کے لئے ذکر اذکار میں مشغولیت اور وقت ضائع کرنے سے پرہیز۔
9. اپنے قریبی عزیزوں اور دوسرے مریضوں کو دعوت۔

آخر میں ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفا عطا فرمائیں اور اس بیماری کو آپ کے لئے اور آپ کے گھر والوں کے لئے ترقی درجات کا ذریعہ بنا دیں۔ آمین

بیماری میں ابتلاء کی حکمت

۱) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان کو جو بھی زخم و تکلیف اور فکر و غم پہنچے یہاں تک کہ کوئی کانٹا بھی اس کو چبھے تو اس کے بدلے اللہ اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔ (مشکوۃ)

۲) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بندے کیلئے اللہ کی جانب سے بلند مرتبہ لکھا جاتا ہے لیکن اس کے عمل اتنے نہیں ہوتے کہ اس تک پہنچ سکے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس کے جسم میں یا اس کے مال یا اولاد میں آزمائش میں مبتلا کر دیتے ہیں پھر اس کو آزمائش میں صبر عطا فرماتے ہیں یہاں تک کہ وہ اللہ کی جانب سے لکھے ہوئے مرتبہ پر فائز ہو جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

۳) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مومن جب بیمار ہوتا ہے تو یہ بیماری اسکے پچھلے گناہوں کا کفارہ اور آئندہ کیلئے نصیحت بنتی ہے۔ اس کے برعکس منافق جب بیمار ہوتا ہے اور پھر تندرست ہوتا ہے تو اسکی مثال اونٹ کی سی ہے کہ اسکے مالک نے باندھ دیا ہو پھر کھول دیا ہو اور اونٹ کو کچھ سمجھ نہیں ہوتی کہ اسکو کیوں باندھا اور کیوں کھول دیا گیا۔ (ابوداؤد)

رسول اللہ ﷺ کی جانب سے یہ خوشخبریاں ان خوش نصیبوں کیلئے ہیں جو بیماری کو غنیمت جان کر سبق لیں اور اپنی بقیہ زندگی کو درست کرنے کی فکر میں لگ جائیں۔

صبر

صبر کے اصلی معنیٰ اپنے نفس کو روکنے اور اس پر قابو پانے کے ہیں یعنی اپنے آپ کو پریشانی اور گھبراہٹ سے روکنا اور اپنی جگہ پر ثابت قدم رکھنا۔ مسلمان ہونے کے ناطے ہمارے ایمان کا ایک حصہ تقدیر پر ایمان ہے۔ چنانچہ ایمان صفت مفصل میں اس کا اظہار ہے کہ ہر تقدیر کے اچھے یا برے ہونے کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونا۔ اس میں سمجھنے کی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک مومن کیلئے ہر حال میں خیر ہی خیر ہوتی ہے۔ مگر چونکہ اگر کوئی وقتی آزمائش آجائے تو ہمیں اس کی تکلیف سے گزرنا ہوتا ہے اس لئے ہم اسے مصیبت سمجھتے ہیں لیکن اگر اس آزمائش کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ہمارے گناہ معاف فرما دیں اور اپنی جانب رجوع کرنے کی توفیق عطاء فرما دیں تو اس سے بڑھ کر اور کیا نصیب ہوگا۔

اس لئے یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ ہر تقدیر اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے جیسا کہ فرمایا کہ

ترجمہ:

آپ کہہ دیجئے کہ ہمیں کوئی مصیبت پیش نہیں آسکتی مگر جو اللہ نے ہماری قسمت میں لکھ دی ہے، وہی ہمارا کارساز ہے اور مومنوں کو تو اللہ کی ذات پاک پر ہی بھروسہ کرنا چاہئے (التوبہ۔51)

بعض لوگ ایسے موقع پر دوسرے لوگوں پر گمان کرنا شروع کر دیتے ہیں کہ ہم پر یہ تکلیف کسی جادوٹونے وغیرہ کا اثر ہے تو ایسی سوچ صحیح نہیں اور اللہ تعالیٰ پر ایمان کے منافی ہے۔

دوسری بات یہ کہ ایک مسلمان ہونے کے ناطے ہم اس کا یقین دل میں جما لیں کہ میرا کارساز اور مددگار اللہ تعالیٰ ہی ہے اور وہ مجھے یقیناً اکیلا نہیں چھوڑے گا۔ چنانچہ اس تکلیف سے گزرنے کے دو ہتھیار جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں دئے ہیں وہ صبر اور نماز ہیں۔ جیسا کہ فرمایا کہ؛

ترجمہ:

اے مسلمانو مدد لو صبر اور نماز سے بے شک اللہ تعالی صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ (البقرہ 153)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مومن مردوں اور عورتوں پر آزمائشیں آتی رہتی ہیں، کبھی اس کا لڑکا مر جاتا ہے کبھی اس کا مال تباہ ہو جاتا ہے (اور وہ ان تمام مصیبتوں میں صبر اختیار کرتا ہے اور اس طرح اس کے قلب کی صفائی ہوتی رہتی ہے) یہاں تک کہ جب اللہ سے ملتا ہے تو اس کے نامہ اعمال میں کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔ (ترمذی)

صبر اور مجبوری میں فرق

صبر اور مجبوری میں یہ فرق ہے کہ مجبوری ایک منفی جذبہ ہے اور یہ دل میں مایوسی کو جنم دیتا ہے۔ یعنی انسان اپنے آپ کو تنہا اور بے بس محسوس کرتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ اب میرا کوئی مددگار نہیں۔ یہ ایمان کے منافی ہے۔ جبکہ صبر کرنے والا اپنے دل کو اپنے مالک کی رضا میں راضی رکھتا ہے۔ اور جانتا ہے کہ اس کا مالک جو ہر شے پر قادر ہے اس کو دیکھ رہا ہے اور اس کے ساتھ ہے۔ اس طرح ایمان، تسلیم و رضا اور توکل کی مضبوط رسی سے اپنے مالک سے جڑا رہتا ہے۔

توبہ

توبہ وہ عملِ خیر ہے جو ہر گناہ کو (شرک، زنا، شراب، جوا، بدنظری، وغیرہ) کو جلا دیتا ہے۔ توبہ کرنے سے رحمٰن خوش ہوتا ہے اور شیطان افسردہ ہوتا ہے حتیٰ کہ جنت کو سجایا جاتا ہے اور آسمانوں پر چراغاں ہوتا ہے کہ آج میرے بندے نے مجھ سے صلح کر لی۔ اس لئے یہ ایک قیمتی موقع اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا ہے۔ ہر شخص سے گناہ سرزد ہوتے ہیں معصوم تو صرف انبیاء علیہم السلام تھے۔ اس لیے سچے دل سے سابقہ کوتاہیوں پر اللہ تعالی سے معافی طلب کیجئے۔ ایک حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ تم ایک دن میں ایک گناہ کو ستّر بار کرو اور ستّر بار توبہ کرو تو اللہ ستّر بار معاف کرے گا۔ تم توبہ کرتے کرتے تھک جاؤ گے اور اللہ معاف کرتے کرتے نہیں تھکتے۔

سچی توبہ کے اجزاء:

سچی توبہ کے چار اجزء ہیں:

1) گناہوں پر ندامت اور انہیں فوراً اور مکمل ترک کرنا۔
2) اللہ سے معافی مانگنا۔
3) آئندہ نہ کرنے کا ارادہ کرنا۔
4) جن کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی ہوئی ہے ان سے معافی مانگنا۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالی بندے کی توبہ اس وقت تک قبول کرتا ہے جب تک غرغرہ (موت) کی کیفیت شروع نہ ہو۔ (ابن ماجہ)۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر آدمی خطا کار ہے۔ کوئی نہیں جس سے کبھی کوئی خطا اور لغزش نہ ہو اور خطا کاروں میں وہ بہت اچھے ہیں جو مخلصانہ توبہ کریں اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہو جائیں (ترمذی)۔ رسول اللہ ﷺ باوجود معصوم ہونے کے ایک مجلس میں سو سو بار استغفار کرتے تھے۔ تو آپ دن میں کم از کم سو بار صبح و شام استغفار کیجئے۔ اور دن میں بھی تھوڑی تھوڑی دیر بعد

استغفار کے کلمات کہئے۔

۱) اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ

۲) اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ ○

۳) لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ○

انسان اس بات سے گھبراتا ہے کہ توبہ کرنے کے بعد پھر گناہ سرزد ہو جائے گا۔ یہ شیطان کا توبہ سے روکنے کا ایک طریقہ ہے۔ اگر پھر گناہ ہوگا تو پھر توبہ کر لیں گے۔ اس کی مثال ایسے ہے جیسے کپڑا پہننے سے میلا ہو جاتا ہے تو اس کو دھو کر پھر پہن لیتے ہیں۔ اس وجہ سے دھونا نہیں چھوڑتے کہ پھر میلا ہو جائے گا۔ بلکہ پھر میلا ہونے کی صورت میں پھر دھو لیتے ہیں۔ شیطان کے اس فریب سے بچئے یہ بہت مہلک ضرب ہے۔ ابھی اپنے سارے گناہوں سے توبہ کیجئے اور آئندہ ان سے بچنے کا عزم

کیجئے۔جن کے حقوق میں کوتاہی ہوئی ہے ان سے معافی مانگئے اگر وہ اس دنیا میں نہیں رہے حتیٰ کہ ماں باپ بھی تو ان کے ورثاء سے معافی مانگئے اور ان کے حق میں استغفار کیجئے اور دعا کریں کہ اللہ آپ کو معاف کر دیں۔

اب جب کہ آپ نے توبہ کر لی ہے تو یہ خیال بھی دل میں نہ لائیے کہ وہ رحیم ذات معاف نہ کرے گی۔آپ کے سارے گناہ معاف ہو گئے ہیں۔جن لوگوں کے حقوق ضائع ہوئے ہیں اگر آپ وہ نہ ادا کر سکتے ہوں تو اللہ آپ کی طرف سے ان کو اجر دیں گے۔(اس سلسلے میں علماء سے رجوع اور صدق عمل بہت ضروری ہے۔اللہ دلوں کے حال سے واقف ہے)۔اب آئندہ کے لئے فرائض کی ادائیگی کا دل سے ارادہ کر لیں۔مایوسی چھوڑ کر عزم سے نیا آغاز کریں۔بنی اسرائیل کے ایک شخص کو جس نے 100 آدمیوں کو قتل کیا تھا اللہ تعالیٰ نے توبہ کرنے اور زندگی بدلنے کے عزم کی وجہ سے معاف فرما دیا تھا۔(نفحۃ العرب)

توبہ سے آپ کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو گئے۔ اب اللہ کریم کے زیادہ سے زیادہ قریب ہونے اور دنیا اور آخرت میں سرخرو ہونے کے لئے حضور ﷺ کی زندگی کو اپنا لیجئے۔ کیونکہ ہم سب کے لئے دین و دنیا کی فلاح رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات اور آپ ﷺ کی عادات وسنن کے اتباع پر موقوف ہے جو نماز روزہ اور دیگر عبادات کی حد تک نہیں بلکہ زندگی کے ہر شعبہ یعنی اخلاق و عادات، معاشرت و معاملات سب پر حاوی ہے۔

اس کا مختصر طریقہ یہ ہے کہ فرائض کی ادائیگی میں کسی حال میں بھی کوئی کوتاہی نہ ہو اور اس کے بعد اپنی چوبیس گھنٹے کی زندگی سنت نبوی ﷺ کے مطابق کر لیں۔ گھبرائیں نہیں اس میں کوئی مشکل نہیں صرف جو کام ہم صبح اٹھنے سے لیکر رات کو سونے تک کرتے ہیں وہ سیکھ سیکھ کر کریں۔ جیسے حضور ﷺ صبح کیسے اٹھتے تھے، رفع حاجت سے کیسے فارغ ہوتے تھے، کپڑے کیسے اتارتے تھے وغیرہ۔ کام وہی کرنے ہیں لیکن نیت اور سنت طریقے سے، اسی میں ذہن کا سکون، جسم کی صحت، گھریلو زندگی کا آرام، قبر، حشر اور آخرت کی کامیابی ہے۔

سونے اور جاگنے کی سنتیں:

بیماری میں آرام کرنے کا وقت زیادہ ملتا ہے۔ اگر ہم اپنے سونے اور اٹھنے کے معمولات سنت کے مطابق کرلیں تو یہ سونا بھی عبادت ہو جائیگا۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت آرام فرماتے اپنا دایاں ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے رکھتے (اسوہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) اور سوتے وقت یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیَا ○

(اے اللہ میں تیرا نام لے کر مرتا اور جیتا ہوں)۔ (شمائل ترمذی)

اور جب جاگتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ ○

(سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے ہمیں مار کر زندگی بخشی اور ہم کو اٹھ کر اسی کی طرف جانا ہے)۔ (شمائل ترمذی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جب بستر پر لیٹتے تو دونوں ہاتھوں کو دعا مانگنے کی طرح ملا کر سورہ اخلاص اور معوذتین پڑھ کر ان پر دم فرماتے پھر تمام بدن پر جہاں تک ہاتھ جاتا پھیر لیتے اور تین مرتبہ ایسا ہی کرتے۔ (شمائل ترمذی)

ایک حدیث میں حضور ﷺ کا یہ بھی ارشاد نقل ہوا ہے کہ جو شخص قرآن پاک کی کوئی سورۃ سوتے ہوئے پڑھے اللہ کی طرف سے ایک فرشتہ محافظ اس کے لئے مقرر ہو جاتا ہے جو جاگنے کے وقت تک اس کی حفاظت کرتا ہے۔ (اسوہ رسول اکرم ﷺ)

فائدہ:

آدمی دن میں چھ سے آٹھ گھنٹے سوتا ہے۔ یعنی اگر ساٹھ سال کی عمر ہو تو بیس سال سونے میں گزر جاتے ہیں۔ اب اگر یہ سونا سنت طریقے سے ہو تو بیس سال کی عبادت کا ثواب سوتے سوتے ہی مل سکتا ہے۔

کھانے پینے کی سنتیں:

آپ ﷺ فرماتے کہ کھانے کے لئے یہ نیت رکھو کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت اس کی عبادت پر قوت حاصل ہونے کے لئے کھاتا ہوں۔ (الترغیب وترہیب)

آپ ﷺ کھانے سے پہلے ہاتھ دھوتے، کھانے کے شروع میں بسم اللہ پڑھتے، دائیں ہاتھ سے کھاتے اور آخر میں حمد کرتے۔ اور فرماتے کہ جس نعمت کے شروع میں بسم اللہ اور آخر میں الحمد اللہ ہو اس نعمت کے بارے میں قیامت میں سوال نہ ہو گا۔ (اسوہ رسول ﷺ)

- آپ ﷺ ٹیک لگا کر کھانا تناول نہ فرماتے اور کھانا کھاتے ہی سو جانے کو منع فرماتے۔ (زاد المعاد)

- آپ ﷺ کھانے میں کبھی عیب نہ بتاتے۔(مدارج النبوہ)
- آپ ﷺ کھانے اور پینے کی چیزوں میں پھونک نہ مارتے اوراس کو برا جانتے۔(ابن سعد)
- آپ ﷺ بیٹھ کراور تین سانس میں پانی پیتے۔(اسوہ رسول ﷺ)

لباس کی سنتیں:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ فرماتے کہ اللہ کے نزدیک مومن کی تمام خوبیوں میں لباس کا ستھرا رکھنا اور کم پر راضی ہونا پسند ہے۔ (اسوہ رسول ﷺ)

آپ ﷺ جب کرتا پہنتے تو پہلے دایاں ہاتھ دائیں آستین میں ڈالتے پھر بایاں ہاتھ بائیں آستین میں ڈالتے۔(زادالمعاد)

آپ ﷺ جوتا پہنتے تو دائیں طرف سے شروع کرتے اور نکالتے تو بائیں طرف سے پہلے نکالتے۔(شمائل ترمزی)

آپ ﷺ خوشبو کو کثرت سے استعمال فرماتے۔(النشر الطیب)

فائدہ:

زندگی میں ہزاروں دفعہ یہ عمل ضرورت کے لئے کریں اور ہر بار سنت کا ثواب مفت میں۔ایسے ہی سارے کام سیکھ لیں۔سب ضرورتیں پوری اور ثواب

علیحدہ۔ اس کے کرنے سے ہر عمل جو آپ کریں گے اس سے دنیا کی ضرورتیں بھی پوری ہوں گی اور آخرت میں اجر ہی اجر یعنی ساری زندگی میں سب گناہ توبہ سے معاف اور سنت پر چلنے کی برکت سے ساری زندگی کا ثواب۔ اب اگر ہم یہ اپنی اولاد کو سکھلا دیں تو یہ عمل نسلوں میں جاری ہو جائیگا اور ہزاروں انسانوں کے اعمال کا جن کو ہم نے دیکھا بھی نہیں آپ کو اجر ملتا رہے گا۔



نماز کا اھتمام کیجئے

نماز کلمہ کے بعد سب سے اہم حکم ہے۔ یہ اللہ سے ملاقات ہے۔ یہ اپنی حاجت پوری کروانے کی سب سے سے موثر درخواست ہے۔رسول اللہ ﷺ کی عادت شریفہ یہ تھی کہ جب کوئی مہم یا ضرورت پیش آتی تو نماز کی طرف رجوع فرماتے اور اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس کو پورا فرما دیتے ۔نماز سے اللہ بیماری سے شفا دیتے ہیں ،رزق میں فراغی دیتے ہیں، پل صراط پر سہولت سے پار کروائیں گے اور اپنی ذمہ داری پر جنت میں داخل کروائیں گے۔

حضور ﷺ بیماری کی حالت میں دنیا سے تشریف لے گئے اور نماز کا اہتمام کرتے ہوئے اور نماز کی وصیت کرتے ہوئے دنیا سے تشریف لے گئے۔ہم بھی ہر حال میں اس کو احسن طریقے سے پورا کرنے کا اہتمام کریں اور بیماری کے مخصوص مسائل علماء سے سیکھ سیکھ کر ادا کریں۔شیطان انسان کو دھوکے میں ڈالتا ہے کہ جب تم ٹھیک ہو جاؤ تو نماز پڑھنا۔ ہاں ! ہم ٹھیک ہو کر بھی نماز پڑھیں گے مگر بیماری میں بھی اللہ کے حکم کو پورا کریں گے اور اس سے غافل ہو کر رحمٰن کو ناراض اور شیطان کو خوش نہیں کریں گے۔اللہ تعالی نے جب ہمیں اپنی جانب متوجہ کیا ہے تو ہم اس کی یاد کو اپنا وظیفہ بنالیں اور یاد کرنے کا وہی طریقہ بہتر ہے جو اللہ تعالی نے اپنے رسول ﷺ کے ذریعہ سے بتایا ہے۔

دن رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں ان سے غفلت و لاپرواہی بالکل نہ کیجئے۔ بیماری میں تو آدمی کو یہ احساس ہو جاتا ہے اللہ کے سوا اس کا کوئی مستقل سہارا

نہیں تو اللہ سے لو لگائیے اور اس کا سہارا لیجئے۔ آپ بیمار ہیں تو گھبرائیے نہیں دین نے آپ کی قدرت کے مطابق ہی احکام دیئے ہیں لہذا فرض نمازوں کا خوب اہتمام کیجئے۔ اگر آپ میں مسجد میں جا کر نماز پڑھنے کی طاقت ہے تو یہ سب سے عمدہ بات ہے کہ آپ مسجد میں جا کر جماعت سے نماز پڑھیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جماعت کی نماز اکیلے کی نماز سے ستائیس گنا زیادہ فضیلت والی ہوتی ہے۔ لیکن اگر آپ میں مسجد جانے کی قدرت نہیں ہے تو کوئی حرج نہیں، اپنے وارڈ یا گھر میں نماز پڑھئے اور دل میں یہ سچا ارادہ رکھئے کہ جب بھی ہمت ہوئی مسجد میں جا کر نماز پڑھوں گا۔ اس ارادہ پر انشاً اللہ آپ کو پورا اجر ملے گا۔ (فضائل اعمال)

نماز کیلئے طہارت کے مسائل:

نماز کے لئے عام حالات میں جسم کا، کپڑوں کا اور نماز کی جگہ کا پاک ہونا فرض ہے۔ لہذا اگر آپ باقاعدہ وضو اور غسل کرنے پر قادر ہیں تو پھر جیسے صحتمند لوگ وضو اور غسل کرتے ہیں آپ بھی کیجئے۔ لیکن اگر آپ کو اس سلسلے میں کچھ دشواری ہے تو گھبرائیے نہیں، اللہ پاک اپنے بندوں پر بہت رحیم اور شفیق ہیں۔ بیماری آزمائش کے طور پر بھیجنے والا وہی ہے اس لیئے وہ جانتا ہے کہ میرا بندہ کتنا مجبور اور عاجز ہے۔۔ ان حالات میں مختلف اقسام کی طہارت وغیرہ کا خاص شرعی طریقہ ہے جو ان امراض کے مناسب حال ہے۔ (فتاوٰی عالمگیری ج ۱، ص ۵۸)

طہارت میں معذور کی تعریف اور حکم:

شرعی اصطلاح میں معذور وہ شخص ہے جس کو ایسی بیماری لاحق ہو جس کو روکنا اس کے قابو سے باہر ہو اور وہ ایک نماز کے پورے وقت تک برابر قائم رہے جیسے زخم سے مسلسل خون کا آنا یا پیشاب کے قطرے گرتے رہنا وغیرہ۔ پس اگر آپ ایسے مریض ہیں جن کو طہارت کا قائم رکھنا اور فرائض کی ادائیگی دشوار ہے تو آپ معذور ہیں۔ لیکن معذور اس وقت تک معذور شمار ہوتا ہے جب کہ ایک فرض نماز کا پورا وقت اس وضو ٹوٹنے والی کیفیت میں گزر جائے جس کی وجہ سے آپ معذور ہیں۔ یعنی آپ کو اتنا وقت نہیں ملتا کہ اس نماز کے فرائض وواجبات طہارت سے ادا کر سکیں۔ اگر وضو ٹوٹنے والی کیفیت اتنے عرصہ جاری نہ رہے تو مریض معذور نہیں ہوتا۔ اس طرح جب ایک فرض نماز کا پورا وقت بغیر وضو ٹوٹنے والی کیفیت کے گزر جائے تو اسکو عذر سے خالی تصور کیا جاتا ہے۔ البتہ ایک دفعہ معذور ہو جانے کے بعد عذر اس وقت تک باقی رہے گا جب تک ایک نماز کے وقت میں کچھ دیر کے لئے ہی سہی مگر عذر پایا جائے۔ (درمختار ص:۱:۲۲۳)

چنانچہ آسانی کے لئے اس صورت میں حکم یہ ہے کہ ہر نماز کے وقت وضو کرنا چاہئے اور اس وضو سے اس عرصہ میں فرائض اور نوافل نمازیں جو بھی ہوں پڑھی جا سکتی ہیں بشرطیکہ اس وقت کے اندر کوئی دوسری وضو توڑنے والی کیفیت لاحق نہ ہو۔ فرض نماز کا وقت ختم ہوتے ہی وہ وضو جو اس عذر کی وجہ سے کیا تھا خود بخود ٹوٹ جائیگا یعنی

پہلے وہ باوضو تھا تو وقت ختم ہونے پر دوسری نماز کے لیئے دوبارہ وضو کرنا پڑے گا۔یعنی معذور کے وضو کو نماز کے وقت کا گزر جانا یا پچھلے عذر کے علاوہ کوئی اور وجہ لاحق ہونا توڑ دیتا ہے(مثلا اگر پیشاب کے قطروں کے مسلسل گرنے کی وجہ سے معذور تھا تو ہوا کا خارج ہونا یا کسی اور جگہ سے خون کا نکلنا وغیرہ) ۔(در مختار برحاشیہ ردالمحتار ص:۱:۲۲۳)



وضو

وضو کے چار فرائض یہ ھیں :

۱۔منہ دھونا۔ ۲۔کہنیوں سمیت ہاتھ دھونا۔۳۔ چوتھائی سر کا مسح کرنا۔ ۴۔ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھونا۔(سب اعضاء ایک دفعہ دھونا فرض ہے)۔ان کے علاوہ وضو میں باقی چیزیں سنت ہیں۔(سورہ مائدہ رکوع ۲)

اگر مرض کی وجہ سے سنتیں چھوڑ دیں گے تو کوئی گناہ نہ ہوگا صرف فرائض کے کرنے سے وضو ہو جائے گا۔لیکن اگر آپ سنتیں بھی پوری کر سکتے ہیں تو ان کو نہ چھوڑنا چاہئے۔

مریض کے وضو کے چند مسائل :

۱۔ وضو میں جس حصہ یا عضو پر پانی نہیں پہنچا اور خشک رہ گیا اس پر پانی بہا دیں پھر وضو صحیح ہو جائیگا اور اگر کوئی حصہ یا عضو دھلنے اور تر ہونے کے بعد خشک ہو گیا تو اس سے وضو میں کچھ خلل نہیں آیا۔

۲۔ بیہوشی، غشی اور نشہ تھوڑا ہو یا زیادہ اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

۳۔ وضو کے اعضا میں سے کوئی عضو ٹوٹ جائے یا زخمی ہو جائے یا کسی اور وجہ سے اس پر پٹی باندھی ہو تو اس کی تین صورتیں ہیں:

1۔ پٹی کا کھولنا مضر ہے خواہ جسم کا دھونا مضر ہو یا نہ ہو جیسے ٹوٹے ہوئے ہاتھ کی

پٹی کھولنا مضر ہوتا ہے تو ایسی حالت میں اگر پٹی پر مسح کرنے میں نقصان نہ ہو تو تمام پٹی پر مسح کریں خواہ وہ پٹی زخم کے برابر ہو یا زخم سے زیادہ ہو اور جسم کے صحیح حصہ پر بھی ہو اور اگر مسح بھی نقصان کرے تو ایسے ہی چھوڑ دیں۔(ھدایہ ج اول)

2۔ پٹی کھولنا مضر نہ ہو اور نہ کھولنے کے بعد باندھنے میں دقت ہو تو ایسی حالت میں اگر زخم کا دھونا نقصان نہ کرتا ہو تو پٹی کھول کر تمام عضو کو دھوئیں۔ اگر دھونا نقصان کرتا ہو اور پٹی کا کھولنا مضر نہ ہو تو کھول کر زخم پر مسح کریں اور اس کے آس پاس دھولیں۔ اگر زخم پر مسح بھی نقصان کرتا ہو اور کھولنا نقصان نہ کرے تو کھول کر اتنے حصے پر جو زخم کے اوپر ہے مسح کریں اور آس پاس کی جگہ دھولیں۔

3۔ پٹی کا کھولنا مضر نہ ہو لیکن کھولنے کے بعد آپ خود نہ باندھ سکتے ہوں اور نہ کوئی ایسا شخص ہو جو باندھ سکے تو ایسی حالت میں مسح کریں۔

۴۔ خون یا پیپ کے کسی مقام سے نکل کر بہ جانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اگر نکل کر وہیں یعنی زخم کی حدود کے اندر رک جائے تو نہیں ٹوٹتا۔(فتاوٰی عالمگیری ج ۱، ص ۴۶۔ بحر الرائق)

۵۔ ٹیک لگا کر سونے سے کہ اگر ٹیک نہ ہوتی تو آپ گر پڑتے، وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ لیکن اگر آپ بغیر ٹیک اور سہارے کے گھنٹوں بھی بیٹھے سوتے رہیں تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

۶۔ اگر وضو کا کوئی عضو خشک ہو جائے یا بے حس ہو جائے (ایسا کہ اگر کاٹو تو اس کو خبر نہ ہو) تو وضو میں اس عضو کا دھونا بھی فرض ہے۔ (عمدۃ الفقہ ج ۱)

۷۔ اگر فرج vagina یا دبر anus میں کوئی مرہم لگائی اور وہ باہر نکل آئے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ (عمدۃ الفقہ ج ۱)

۸۔ خون کے ٹسٹ test کے لئے سوئی سے سرنج syringe میں خون لیا یا ویدی intravenous ٹیکہ لگانے کے لئے پہلے خون کو سرنج میں کھینچا یا خون کا عطیہ دیا تو ان تمام صورتوں میں وضو ٹوٹ جائے گا۔ (ردالمختار ج ۱، ص ۹۹)

۹۔ منہ میں زخم ہونے کی صورت میں جب تک پیپ کا یقین نہ ہو یا خون نظر نہ آئے اس وقت تک لعاب چاہے کثرت سے بہے، ناقضِ وضو نہیں ہے۔ البتہ اگر منہ یا دانتوں سے تھوک کے ساتھ مل کر خون آئے تو اگر خون تھوک سے زیادہ یا برابر ہے تو وضو ٹوٹ جائے گا اور اگر خون کم اور تھوک زیادہ ہے تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (بحرالرائق ج ۱، ص ۱۴۰)

۱۰۔ بے وضو، جنابت کی حالت، یا ماہواری کے دنوں میں زبانی ذکر کرنا جائز ہے۔

۱۱۔ بے وضو بغیر چھوئے قرآن کی تلاوت کرنا جائز ہے۔ البتہ جنابت کی حالت یا ماہواری کے دنوں میں تلاوت کرنا (زبانی یا دیکھ کر) جائز نہیں۔ (معارف الحدیث جامع ترمذی)

۱۲۔ جس ناخن پالش سے تہہ چڑھ جاتی ہے اس سے وضو اور غسل نہیں ہوتا۔ (فتاوی سراجیہ)

کینولہ (cannula) کا حکم :

کینولہ میں جوخون جمارہتا ہے اس سے کوئی حرج نہیں وضو کر کے نماز پڑھ سکتا ہے۔

قے، اُلٹی (vomiting) کا حکم:

1۔ اگر باوضو شخص کو منہ بھر کر قے ہو جائے تو وضو ٹوٹ جائیگا اگر منہ بھر سے کم ہوئی تو اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا منہ بھر قے ہونے کی حد یہ ہے کہ اسکو دقت اور مشقت کے بغیر نہ روک سکے۔ (فتاوی عالمگیری)

2۔ اگر غذا یا پانی وغیرہ معدہ میں پہنچنے سے پہلے ہی قے ہو جائے اور وہ خوراک کی نالی میں سے ہی نکل جائے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا۔

3۔ کھانسی کیساتھ خون آئے (Haemoptysis) کی صورت میں جبکہ وہ بہتا ہوا ہو (یعنی جما ہوا نہ ہو) وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

(انسان کے بدن سے جو چیز ایسی نکلے جس سے وضو نہیں ٹوٹتا وہ نجس بھی نہیں ہوتی جیسے تھوڑی سی قے اور نہ بہنے والا خون)۔

پیشاب کی نالی (Folley catheter) کا حکم:

جس شخص کو پیشاب کی نالی لگی ہو وہ اسی حالت میں نماز پڑھے۔ نماز کا وقت آنے پر اگر طاقت ہو تو وضو کرے ورنہ تیمّم کے ساتھ نماز پڑھے۔ وقت کے اندر نماز

پڑھنے کے دوران خواہ تھیلی میں پیشاب بھی گرتا رہے۔ مذکورہ افراد قرآن سے تلاوت کر سکتے ہیں۔ ایک فرض نماز کا وقت گزر جانے پر نئی نماز کیلئے نیا وضو کرنا ہوگا۔ (فتاوی سراجیہ)

بلڈ ٹرانسفر کرنے کا حکم:

رفاہی بلڈ بینک بنانا بھی جائز ہے اور بلڈ لینا اور دینا بھی جائز ہے یا مجبوری میں بلڈ ٹرانسفر کرنا بھی جائز ہے لیکن اس کو کاروبار بنانا حرام ہے۔

استحاضہ (bleeding per vagina) کا حکم:

جو خون حیض (mensturation) اور نفاس (post-partum bleeding) کے علاوہ ہو وہ استحاضہ ہے۔ بیماری یا دواؤں کی وجہ سے اگر خون پتلا ہو جائے اور خون جاری ہو جائے تو اس کے احکام معذور کی طرح ہیں۔ ایسی عورت نماز بھی پڑھ سکتی ہے اور روزہ بھی رکھ سکتی ہے۔

(ابو داؤد حدیث ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، فتاوی عالمگیری ج ۱، ص ۱۳۸)

استنجا

استنجا سے مراد اس گندگی کو جو آگے یا پیچھے کی راہ سے (یعنی پیشاب پاخانہ کے مقام سے) خارج ہوئی ہو ان مقامات سے دور کرنا ہے جہاں سے وہ خارج ہوئی ہے۔اس کو پانی یا ڈھیلے وغیرہ سے بھی دور کیا جا سکتا ہے۔آپ کی حالت میں اگر ٹشو پیپر سے بھی استنجا کیا جائے تو صحیح ہے۔اسکے بعد پانی کا استعمال کرنا صرف مستحب ہے۔(مختصر القدوری فتاوی عالمگیری ج ا،ص ۴۸)

استنجا کا طریقہ:

پیشاب و پاخانہ کرتے وقت کپڑا اٹھانے سے پہلے اور بیت الخلا میں دروازے کے اندر جانے سے پہلے دعا پڑھیں:

(اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنَ الۡخُبُثِ وَالۡخَبَآئِثِ)

بیت الخلا میں داخل ہوتے وقت پہلے بایاں پاؤں رکھیں اور گندگی کو بائیں ہاتھ سے صاف کریں۔باہر نکلتے وقت پہلے دایاں پاؤں باہر رکھیں اور باہر نکلنے کے وقت دعا پڑھیں: (غُفۡرَانَکَ)۔(زاد المعاد۔ترمذی ابن ماجہ)

استنجا سے عاجز کا حکم :

اگر کسی شخص کے دونوں ہاتھ شل ہوں، یا ایک ہاتھ شل ہے مگر کوئی پانی ڈالنے والا نہیں اور جاری پانی بھی نہیں جس میں بیٹھ کر صحیح ہاتھ سے استنجا کرے، اور عورت کا شوہر اور مرد کی بیوی بھی نہیں کہ استنجا کرائے تو استنجا معاف ہے۔

نجاست پھیل جانے کی وجہ سے استنجا کرانے کی ضرورت ہو یا صفائی کرنی ہو اور شوہر یا بیوی نہ ہو تو کوئی دوسرا رشتہ دار یا اجنبی ہاتھوں پر موٹا کپڑا لپیٹ کر ستر کا خیال کرتے ہوئے صفائی کروادے۔ (فتاوی ھندیہ ج ۱، ص ۵۰)

تیمّم

تیمّم کا مطلب پاکی حاصل کرنے کی نیت سے پاک مٹی یا مٹی کے قائم مقام کسی چیز سے، پتھر وغیرہ کا قصد (نیت) کرنا اور اس پاک مٹی وغیرہ کو ہاتھوں کے ذریعے منہ اور کہنیوں سمیت ہاتھوں پر لگانا ہے۔ (فتاوی عالمگیری ج ا، ص ۲۶)

فرائض :

۱۔ نیت کرنا۔ ۲۔ دونوں ہاتھوں کو مٹی پر مار کر (جھاڑنا پھر) منہ پر پھیرنا۔
۳۔ دونوں ہاتھوں کو مٹی پر مار کر (جھاڑنا پھر) کہنیوں سمیت بازوں پر پھیرنا۔
(ھدایہ عالمگیری ج ا، ص ۲۶)

طریقہ:

۱۔ اگر آپ کو پانی خواہ ٹھنڈا ہو یا گرم نقصان کرتا ہو یا آپ میں وضو کرنے کی طاقت ہی نہیں ہے اور کسی کی مدد سے بھی وضو کرنا دشوار ہے یا یہ کہ کوئی مددگار بھی نہیں تو آپ تیمّم کر سکتے ہیں۔ یعنی طہارت کی نیت سے کسی پتھر یا اینٹ یا مٹی کے ڈھیلے پر ایک دفعہ دونوں ہاتھ مار کر جھاڑ لیں (شکل نمبر ا) پھر پورے چہرے کا مسح کر لیں (شکل نمبر ۲) اور دوسری دفعہ دونوں ہاتھ مار کر اور جھاڑ کر ایک ایک دفعہ کہنیوں سمیت دونوں بازوؤں پر ہاتھ پھیر لیں (شکل نمبر ۳)۔

نوٹ:
آپ ہسپتال کی دیوار سے بھی تیمّم کر سکتے ہیں، شرط یہ ہے کہ دیوار پاک ہو اور پینٹ یا رنگ نہ ہوا ہو یا اگر رنگ ہوا ہو تو اس پر گرد و غبار ضرور ہو۔

۲۔ اگر آپ نے ایک نماز کا تیمّم کیا تو جب تک وضو ٹوٹنے والی کوئی بات نہ پائی جائے آپ اس سے جتنی چاہے نمازیں پڑھ سکتے ہیں اور قرآن کو بھی چھو سکتے ہیں (فتاوی قاضی خان)

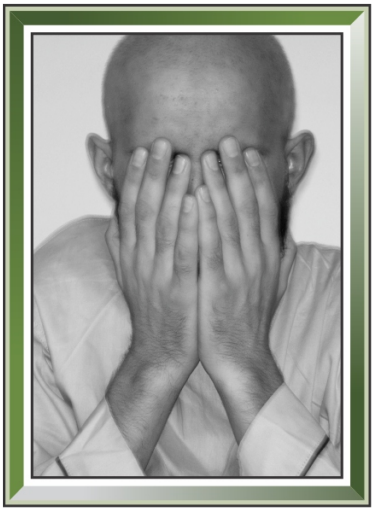
۳۔ اگر آپ کو مہینوں بھی تیمّم کرنا پڑے تو تردد نہ کریں۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ اگر بالفرض کسی مسلمان کو دس سال تک بھی پانی میسر نہ آئے تو پاک مٹی اس شخص کو پاک کرنے کیلئے کافی ہے پھر جب پانی مل جائے تو اس سے وضو یا غسل کرے (ابوداؤد)

۴۔ اگر آپ وضو کرنے پر قدرت رکھتے ہوں اور وضو کرنا کچھ نقصان بھی نہ کرتا ہو تو تیمّم سے طہارت حاصل نہ ہوگی اور آپ وضو ہی کیجئے۔ (ھدایہ)

تیمّم کی شکل:



(شکل نمبر۱)



(شکل نمبر۲)



(شکل نمبر۳)

غسل

غسل کے ۳ فرض ہیں:

۱۔کلی کرنا (منہ بھر کر پوری کلی کرے)۔۲۔ناک میں پانی ڈالنا۔۳۔تمام بدن پر پانی بہانا کہ بال برابر جگہ بھی خشک نہ رہے۔(یہ سب ایک ایک بار کرنا فرض ہے)۔غرارہ اور ناک کی کچی ہڈی تک پانی پہنچانا سنت ہے فرض نہیں۔(مختصر القدروی)

غسل کا تیمّم:

اگر کسی شخص کی واقعی یہ حالت ہو کہ گرم پانی سے بھی غسل کرے تو بیماری بڑھ جائیگی یا بیمار ہونے کا غالب گمان ہو تو اس کو غسل کی جگہ تیمّم کی اجازت ہے اور غسل کا تیمّم وہی ہے جو وضو کا ہوتا ہے صرف نیت غسل کی کرنی ہوگی۔(ھدایہ ج ۱، کتاب الصلاۃ)

نماز کے بارے میں ایک سب سے اہم بات یہ یاد رکھیں کہ جب تک آدمی کے ہوش وحواس باقی ہیں اس وقت تک نماز کسی حالت اور کسی وقت میں معاف نہیں ہوسکتی۔

فرض رکعتوں میں اگر آپ کھڑے ہوکر رکوع وسجدہ کرنے پر قدرت رکھتے ہیں تو صحتمند آدمی کی طرح نماز پڑھئے۔ اگر بیماری یا کسی وجہ سے کھڑے ہونے کی طاقت نہیں ہے یعنی کھڑا ہونے میں سخت تکلیف یا گر جانے کا اندیشہ ہے یا سر میں چکر آتا ہے یا کھڑے تو ہو سکتے ہیں لیکن کھڑے ہونے میں رکوع نہیں کر سکتے یا سجدہ نہیں کر سکتے تو ان صورتوں میں بیٹھ کر نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔ بہرحال جتنی نماز کھڑے ہوکر پڑھ سکتے ہوں چاہے صرف تکبیر تحریمہ ہی کہ سکتے ہوں وہ کھڑے ہوکر ہی پڑھئے بعد میں بیٹھ جائیں۔ ضرورت ہو تو دیوار کا سہارا لے سکتے ہیں۔ بیٹھ کر نماز پڑھنے کی صورت یہ ہے کہ التحیات کی حالت میں بیٹھئے (شکل نمبر۱) یا جیسے بیٹھنے میں آسانی ہو (شکل نمبر۲)، اور رکوع کے لئے سر کو گھٹنوں کے قریب لے جائیں (شکل نمبر۳) اور رکوع کرتے وقت کولہوں کو نہ اٹھائیں بلکہ پیروں پر لگا رہنے دیں پھر سجدہ عام انداز سے کیجئے (شکل نمبر۴)۔ لیکن اگر آپ سجدہ نہیں کر سکتے تو زمین پر یا تخت پر بیٹھ کر رکوع وسجدہ اشارہ سے کیجئے (شکل نمبر۵)۔ اور اگر آپ زمین پر یا تخت پر بھی نہیں بیٹھ سکتے اور کرسی پر پاؤں لٹکا کر نماز پڑھنے پر مجبور ہیں تو رکوع وسجدہ اشارہ سے

کیجئے سامنے ڈیسک پر یا میز پر یا تکیہ پر سجدہ کرنا خلاف سنت ہے اور حقیقت میں وہ سجدہ نہیں ہوتا اشارہ ہی ہوتا ہے۔

اگر آپ بیٹھ کر بھی نماز نہیں پڑھ سکتے تو لیٹ کر نماز پڑھنے کی بھی اجازت ہے جس کی دو صورتیں ہیں:

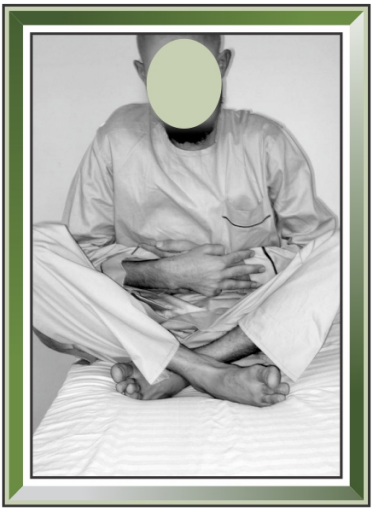
نمبر 1: ایک یہ کہ پیٹھ کے پیچھے اونچا تکیہ لگا کر قبلہ رخ بیٹھ جائیں اور سر کے اشارہ سے رکوع اور سجدہ کریں لیکن اس صورت میں اگر ممکن ہو تو گھٹنوں کو کھڑا رکھیں (شکل نمبر ۱) تا کہ پاؤں قبلہ رخ نہ ہوں بلکہ سمیٹے رہیں۔ (فتاوی عالمگیری ج ۱، ص ۱۳۷)

نمبر 2: دوسری صورت یہ ہے کہ بستر پر چت لیٹ جائیں اور اپنا منہ قبلہ رخ کر کے اشارہ سے نماز پڑھیں (شکل نمبر ۲) اگر طاقت ہو تو اس طرح نماز پڑھتے وقت اپنے دونوں پیروں کو کھڑا رکھیں (فتاوی عالمگیری ج ۱، ص ۱۳۶) ورنہ جس حالت میں آرام ہو۔ اگر کروٹ سے لیٹ کر پڑھ لی جائے تو یہ بھی جائز ہے (شکل نمبر ۳)۔ (الکافی، فتاوی عالمگیری ج ۱، ص ۲۷)

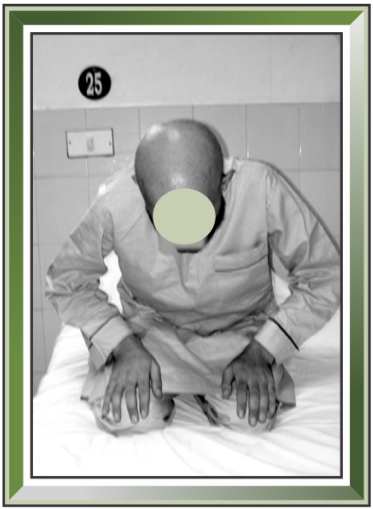
بیٹھ کر نماز پڑھنے کی شکل:



(شکل نمبر۱)



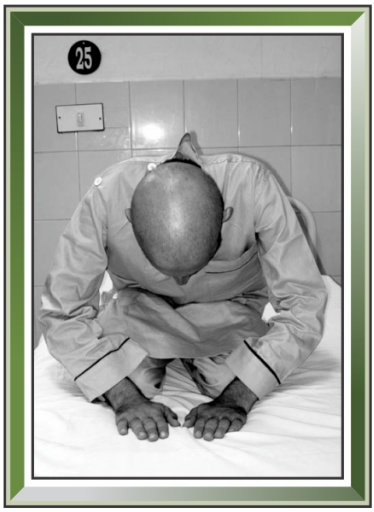
(شکل نمبر۲)



(شکل نمبر۳)



(شکل نمبر۴)



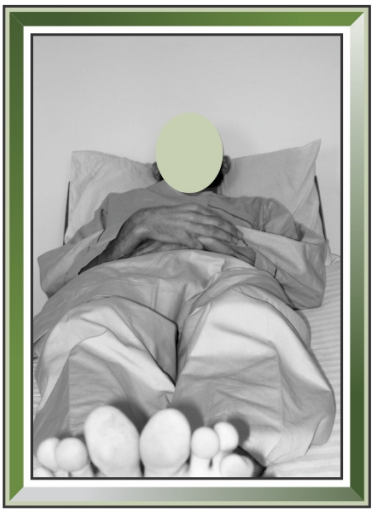
(شکل نمبر۵)

اگر پورا سجدہ نہ کر سکتے ہوں تو اشارہ سے سجدہ کر لینا چاہئے لیکن سجدہ کا اشارہ رکوع کے اشارہ سے زیادہ ہونا چاہئے۔(فتاوی قاضی خان، عالمگیری ج۱،ص۱۳۶)

لیٹ کر نماز پڑھنے کی شکل:



(شکل نمبر۱)



(شکل نمبر۲)



(شکل نمبر۳)

آپ نماز کتنی پڑھیں

پانچ وقت کی فرض نمازوں میں فرض رکعتیں اور فجر کی سنتیں اور عشاء کے وتر تو آپ نے ضرور پڑھنے ہیں۔اس کے بعد آپ اپنی ہمت اور طاقت کے مطابق عمل کر سکتے ہیں۔اگر آپ اتنے نڈھال اور کمزور ہوں کہ مزید نماز پڑھنے کی کچھ طاقت نہیں تو سنت مؤکدہ بھی چھوڑ سکتے ہیں لیکن اگر ان کو پڑھ سکتے ہوں تو اِن کو نہ چھوڑئے۔آخرت میں ان کا بہت فائدہ ہوگا اور رسول اللہ ﷺ کی شفاعت کی امید ہوگی۔البتہ نوافل اور سنت غیر مؤکدہ عام حالت میں بھی نہ پڑھیں تو کچھ گناہ نہیں تو بیماری میں بھی آپ ان کو چھوڑ سکتے ہیں۔اگر ہمت ہو تو پڑھ لیں ثواب ہی ثواب ہے۔

نماز سے متعلق چند مسائل :

1۔ عذر کے ساتھ اشارہ سے جو نمازیں پڑھیں صحت کے بعد انکا اعادہ نہیں ہے یعنی لوٹانی نہیں ہیں۔

2۔ اگر لیٹ کر نماز پڑھنے اور اشارہ کرنے کی بھی ہمت نہ ہو تو نماز معاف ہے آنکھ یا دل کے اشارہ سے نماز نہ پڑھیں۔اگر عقل قائم ہو تو ان اوقات کی نماز کو قضا کر لیں۔

3۔ اشارہ کی حقیقت سر کو جھکا دینا ہے اور سجدہ کا اشارہ رکوع سے کچھ زیادہ سر کو جھکا کر کرنا چاہئے۔اگر رکوع اور سجدہ برابر کر دیا تو نماز صحیح نہ ہوگی۔بیٹھ کر

نماز پڑھتے ہوئے سجدہ کے لئے کسی تکیہ یا میز کو استعمال نہیں کرنا چاہئے بلکہ صرف اشارہ کرنا کافی ہے۔

4۔ تندرستی کے زمانہ میں اگر آپ کی نمازیں قضا ہوگئی تھیں کہ بیمار ہوگئے تو بیماری کی حالت میں انہیں پڑھ لینا چاہئے جس طرح بھی پڑھ سکیں، دوبارہ اچھے ہونے کا انتظار نہ کرنا چاہئے۔ موت کا کوئی وقت مقرر نہیں۔

5۔ آپ اپنی نماز میں قرأت، تسبیح، تشہد، درود و دعا اس طرح پڑھیں جس طرح تندرست پڑھتا ہے۔ اگر ان سب یا کچھ سے عاجز ہوں تو چھوڑ دیں۔

تنبیہ:

تندرست اور مریض میں صرف ان چیزوں کا فرق ہے جو مریض نہیں کرسکتا اور جو مریض کرسکتا ہے ان کا حکم اس پر تندرست کی طرح ہے۔ (فتاوی عالمگیری ج ۱، ص ۱۳۷)

قبلہ رخ:

نماز میں قبلہ رخ ہونا ضروری ہے لیکن اگر کوئی ایسا مریض ہو کہ قبلہ رخ نہ ہو سکے یا چارپائی قبلہ رخ نہ ہو اور کوئی قبلہ رخ کرانے والا بھی نہ ہو تو پھر جس طرف بھی رخ کر کے نماز پڑھے جائز ہے۔ (البقرہ ۱۱۵)

ہسپتال کی یونیفارم میں نماز پڑھنے کا حکم:

نماز پڑھنے کیلئے چند شرائط ہیں جن میں کپڑوں کا پاک ہونا بھی ضروری ہے اگر ہسپتال کے کپڑے زخموں کے خون یا پیپ سے ناپاک ہوئے ہوں تو یہ کپڑے تبدیل کر کے دوسرے کپڑوں میں نماز پڑھیں البتہ اگر دوسرے پاک کپڑے مہیا نہ ہو سکتے ہوں یا دھونا ممکن نہ ہو تو انہی کپڑوں میں نماز پڑھ لینا چاہئے، اس وجہ سے نماز کو قضا کرنا یا چھوڑنا مناسب نہیں۔ (ہسپتال کی دنیا شریعت کے آئینے میں، شیخ عبدالعزیز بن باز)

مریض کے بستر کا ناپاک ہونا:

اگر بستر بدلنے میں حرکت کی وجہ سے بہت تکلیف ہو یا مرض بڑھنے کا اندیشہ ہو یا اگر پاک بستر نہیں ملتا یا کوئی ایسا شخص نہیں جو اس کا بستر بدل دے یا اگر بستر بدلا گیا تو فوراً ہی یعنی نماز سے قبل ہی وہ پھر ناپاک ہو جائیگا تو اسی حالت میں یعنی بغیر بستر تبدیل کیے نماز پڑھے۔ (فتاوی ھندیہ ج ۱، ص ۱۳۷)

ہسپتال میں رہنے کے دوران نماز قصر کرنا:

اگر مریض ہسپتال میں داخل ہو اور اسکا گاؤں یا قصبہ اس شہر سے جہاں ہسپتال ہے 48 میل (78 کلومیٹر) یا اس سے زائد ہو تو وہ مسافر کی نماز یعنی قصر پڑھے گا. فاصلہ اپنی بستی کے کنارے سے شہر کے کنارے کے درمیان ہونا ضروری ہے۔ اور اگر 48 میل (78 کلومیٹر) سے کم ہے تو وہ پوری نماز پڑھے گا اسی طرح اگر

ڈاکٹر یہ کہیں کہ مریض 15 دن یا اس سے زائد داخل رہے گا تو وہ پوری نماز پڑھے اور اگر 15 دن سے کم ہو تو قصر پڑھے گا۔ اگر یہ بات یقینی نہ ہو کہ وہ کب تک داخل ہے اور ہر روز یہی شبہ ہو کہ ڈسچارج ہو سکتا ہے تو مسافر کی نماز ہی پڑھے گا چاہے جتنے دن مرضی داخل رہے۔ (ھدایہ)

بے ھوشی اور نشہ کی حالت میں:

نمبر۱۔ اگر کوئی شخص پانچ نمازوں کے وقت تک یا اس سے کم بے ہوش رہا یا اگر کوئی دوائی دی گئی ہو اور اس سے عقل درست نہ رہی تو ان نمازوں کو قضا کرے۔ (فتاوی ھندیہ)

نمبر۲۔ اگر بے ہوشی پانچ نمازوں کے وقت سے بڑھ جائے (یعنی چھ نمازیں یا زائد) اور مسلسل رہے یعنی کوئی افاقہ نہ ہو تب ان نمازوں کو قضا نہ کرے۔ کیونکہ یہ بسبب حرج اس سے ساقط ہو گئیں۔

نوٹ: جنون کا بھی یہی حکم ہے۔ (مختصر القدوری، ھدایہ)

قضا نمازوں کو پورا کرنے کا اھتمام:

قیامت کے دن سب سے پہلا سوال نماز کا کیا جائے گا۔ چنانچہ نمازوں کا پورا ہونا بہت ضروری ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ جب توبہ کی توفیق عطا فرما دیں تو اپنی نمازوں کا حساب کریں کہ کب سے نمازیں قضا ہوئیں اور کل کتنی فرض نمازیں ادا کرنی ہیں۔ پھر کم از کم ہر فرض نماز کے ساتھ اس وقت کی قضا نماز بھی پڑھ لیں۔ اور قضا میں

صرف فرض کی ادائیگی لوٹانی ہے اور عشاء کے ساتھ وتروں کی اس کے علاوہ سنتوں اور نوافل کی نہیں۔ اور بہتر ہے کہ ایک ڈائری میں نوٹ کر لیں۔ جب تک زندگی مہلت دے تو خود ادا کرتے رہیں ورنہ اپنے ورثاء کو وصیت کر دیں کہ آپ کی موت کے بعد بقیہ نمازوں کا فدیہ دے دیں۔ ایک دن کی نمازوں کا فدیہ قریباً ساڑھے دس کلو گندم، آٹا یا ان کی قیمت ہے۔ ایک فرض نماز یا وتر کا فدیہ پونے دو کلو گندم یا آٹے کی قیمت ہوتی ہے (آپکے مسائل اور ان کا حل ج۳، مولانا یوسف لدھیانویؒ)۔ یاد رہے کہ فدیہ کا جواز آخر میں ہے جب کہ انسان اشارہ سے بھی نماز نہ پڑھ سکتا ہو اور زندگی کی امید نہ رہے اور بالکل عاجز ہو جائے۔ غریب آدمی اگر فدیہ نہ دے سکتا ہو تو استغفار کرے۔

قضا نمازیں مکروہ اوقات (یعنی سورج نکلنے اور غروب ہونے اور نصف النہار کے وقت) کے علاوہ ہر وقت پڑھی جا سکتی ہیں (ھدایہ)۔ بیماری میں صحت کا انتظار نہ کریں کیونکہ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں کہ کب مہلت ختم ہو جائے۔

روزوں کا اہتمام کیجئے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہرگندگی کو دور کرنے والی کوئی نہ کوئی چیز اللہ نے بنائی ہے اور جسم کو پاک کرنے والی چیز روزہ ہے اور روزہ آدھا صبر ہے۔ (ابن ماجہ)۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ روزہ تمہارے لئے ڈھال ہے جو جہنم سے بچانے والی ہے۔(ترغیب وترہیب)

روزہ سے عذر:

اگر آپ کو اپنی بیماری کی وجہ سے اپنی جان ضائع ہونے یا کسی عضو کے بیکار ہو جانے یا کسی نئے مرض کے پیدا ہو جانے یا موجودہ مرض کے بڑھ جانے یا دیر میں صحت ہونے کا غالب گمان ہو تو آپ کو روزہ نہیں رکھنا چاہئے۔لیکن فدیہ دینا ہو گا۔(المحیط۔فتاوی عالمگیری ج ا،ص ۲۰۸)

تنبیہ: اس میں شرط یہ ہے کہ کسی علامت یا اپنے تجربہ سے یا کسی دوسرے مریض کے تجربہ سے جسے آپ جیسا مرض ہو یا کسی ایسے مسلمان ماہر ڈاکٹر کے بتانے سے جو کھلا فاسق نہ ہو غالب گمان حاصل کریں۔

فدیہ:

اگر آپ اتنا بیمار ہیں کہ اب اچھے ہونے کی امید نہیں، نہ روزہ رکھنے کی طاقت ہے تو روزہ نہ رکھیں اور ہر روزہ کے بدلے ایک مسکین کو صدقہ فطر کے برابر

غلہ (یعنی پونے دو کلو گندم یا آٹا) دے دیں یا صبح و شام پیٹ بھر کر کھانا کھلا دیں۔ اگر غلہ کے برابر اس کی قیمت دے دیں تب بھی درست ہے۔ (ھدایہ، فتاوی عالمگیری ج ۱، ص ۲۰۸) ۔ اگر اس کے بعد طاقت آ گئی اور بیماری سے اچھے ہو گئے تو سب روزے قضا رکھنا پڑیں گے۔ اور جو فدیہ دیا ہے اس کا الگ ثواب ملے گا۔ اگر تنگ دستی کی وجہ سے فدیہ نہ دے سکتے ہوں تو بس اللہ سے استغفار کریں۔ اللہ تعالی اپنے بندوں پر بڑے کرم والے ہیں۔

نوٹ:

اگر آپ پر زندگی کے فرض روزے قضا ہیں تو ان کو فوراً رکھنا شروع کر دیں اگر اب بیماری ایسی ہے کہ اچھا ہونے کی امید نہیں تو ان کا حساب کر کے فدیہ اپنی زندگی کی مہلت میں ادا کر دیں ورنہ اس کی وصیت ضرور کر دیں اور اللہ سے کثرت سے استغفار کریں۔

روزہ توڑنے والی چیزیں:

۱۔ قے (vomiting) اگر منہ بھر کر کی تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

۲۔ inhaler کے استعمال سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ (ھندیہ ج ۱، ص ۲۰۴) واضح ہے کہ inhaler کا استعمال دو طرح سے ہوتا ہے۔ پہلا یہ کہ اسکے ساتھ ایک پلاسٹک کا ڈبہ آتا ہے جسے Spacer کہتے ہیں۔ مریض پہلے اس ڈبے میں اسپرے کرتا ہے جس سے دوا کے اجزاء اس ڈبے میں رہ

جاتے ہیں اور پھر مریض اس ڈبے سے سانس کھینچتا ہے تو اس صورت میں روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ڈبے کے بغیر مریض inhaler منہ میں رکھ کر اسپرے کرتا ہے تو اس صورت میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے، کیونکہ اس طرح دوا کے اجزاء حلق کے ذریعے معدہ میں لازمی پہنچ جاتے ہیں۔

۳۔ جدید تحقیق کے مطابق ناک میں دوا ڈالنے سے (اگر حلق میں پہنچ گئی) اور آنکھ میں دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ البتہ کان میں دوا ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (فتاوی ھندیہ ج ۱، ص ۲۰۴)

۴۔ کسی بھی قسم کا ٹیکہ یعنی خواہ گوشت میں ہو یا بوتل سے یعنی intramuscular, intravenous اور infusion ہو یا blood transfusion اور blood donation ،اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ لہذا اگر روزے کے دوران اچانک کوئی تکلیف ہو جائے اور ٹیکہ سے اس کا علاج ہو سکتا ہو تو اسی کو اختیار کرنا چاہئے۔ یہاں تک کہ کسی طبی ضرورت سے گلوکوز بھی چڑھائی جائے تب بھی روزہ نہیں ٹوٹتا البتہ اگر ممکن ہو اور احتیاط ہی برتی جائے تو بہتر ہے۔ محض روزہ کی مشقت کم کرنے کے لئے drip لگوانا مکروہ ہے۔ (مسائل بہشتی زیور مفتی عبدالواحد، ص ۳۶۷)

۵۔ اپنی دواؤں کے اوقات ڈاکٹر کے مشورہ سے سحر اور افطار میں منتقل کر لیں۔ صرف دواؤں کے اوقات کی وجہ سے روزہ نہیں توڑنا چاہئے۔

۶۔ حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی اگر اپنی یا بچے کی جان پر نقصان کا خوف کرے تو روزہ توڑ دینا جائز ہے۔(فتاوی ھندیہ ج ا،ص ۲۰۷۔خلاصہ لفتاوی)

۷۔ ایام بے ہوشی کے تمام روزوں کی قضا کرنا چاہئے۔

۸۔ per-rectal اور per-vaginal معائنہ اگر انگلی پر کوئی lubricant جیسے گلیسرین لگا کر کیا تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔(عمدۃ الفقہ ج ۳،ص ۳۰۷)

ترجمہ:

اللہ نے ان لوگوں پر جو اس کی جانب راہ پا سکتے ہوں اس گھر کا حج فرض کر دیا ہے۔ اور جو کوئی کفر (انکار) کرے تو اللہ تمام دنیا سے بے پرواہ ہے۔ (آل عمران۔ القرآن)

ہر صاحب استطاعت پر حج فرض ہے اور اس کی بڑی سخت تاکید ہے۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کسی شخص کو واقعی کوئی محتاجی نہیں، بیمار بھی نہیں، اور کسی ظالم حاکم کی طرف سے کوئی رکاوٹ بھی نہیں پھر بھی اس نے حج نہیں کیا تو وہ یہودی یا نصرانی ہو کر مرے اگر چاہے۔ (ترغیب بحوالہ بیہقی)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بوڑھوں، عورتوں اور کمزوروں کے لئے حج اور عمرہ کرنا ثواب میں جہاد کے برابر ہے۔ (نسائی) اور فرمایا کہ مقبول حج کی جزا تو صرف جنت ہے۔ (مسلم)

اگر آپ مالدار آدمی ہیں اور حج کا خرچہ برداشت کر سکتے ہیں اور آپ خود پیدل یا وہیل چیئر پر بیٹھ کر حج کر سکتے ہیں تو اس کی فضیلت سے اپنے آپ کو محروم نہ کیجئے۔ مالداروں پر تو حج فرض ہوتا ہے اور بیمار کے لئے تو حج میں بہت آسانیاں ہیں جو آپ جاتے ہوئے معلوم کر سکتے ہیں۔ اور اگر آپ پر مالدار ہونے کی وجہ سے حج تو فرض ہے لیکن آپ سفر برداشت نہیں کر سکتے اور آئندہ صحت بحال ہونے کی امید بھی نہیں تو آپ کسی دوسرے کو حج کا خرچہ دے کر اس سے اپنے لئے حج کروا سکتے ہیں اس کو حجِ بدل کہتے ہیں۔

حج کا نصاب:

حج کا نصاب یہ ہے کہ اگر آپ کے پاس اتنا مال جمع ہے کہ حج کے سفر کا تمام خرچ نکال کر اتنا بچ جائے کہ آپ کے زیر کفالت (گھر والے) آپ کے سفر حج کے دوران آرام سے گزارہ کر سکیں۔ (کذا فی محیط السرخسی۔ فتاوی ھندیہ ج ۱، ص ۲۱۶)

مسائل:

1: اگر آپ پر صحت کی حالت میں حج فرض ہو چکا تھا پھر بیمار اور معذور ہو گئے تو بالاتفاق آپ پر حج واجب ہے۔ اب اگر آپ خود ادا کرنے سے قاصر ہیں تو آپ کو حجِ بدل کرانا چاہئے ورنہ اس کی وصیت کرنا واجب ہے۔ (معلم الحجاج۔ فتاوی ھندیہ ج ۱، ص ۲۵۸)

2: اگر آپ کو معذور (جیسے بیماری) ہونے کی حالت میں حج کی استطاعت حاصل ہوئی ہو تو اس میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ حج فرض ہو گا اور خود حج کریں یا حج بدل کروائیں ورنہ اس کی وصیت کریں اور بعض کا خیال ہے کہ ایسے شخص پر واجب نہیں۔

3: عورت کے پاس اگر محرم کا خرچہ نہیں تو اس پر حج فرض ہی نہیں چاہے وہ کتنی ہی مالدار کیوں نہ ہو۔ کسی غیر محرم کو محرم ظاہر کر کے اس کے ساتھ حج کے لئے نہ جانا چاہیئے، یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ (فتاوی سراجیہ)

زکوٰۃ اور صدقات کا اہتمام

زکوٰۃ مالی عبادت ہے اور دین کا ستون ہے اور ان لوگوں پر فرض ہے جو زکوٰۃ کے نصاب کے مالک ہوں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز پڑھے اور زکوٰۃ نہ دے تو اس کی نماز مقبول نہیں (طبرانی)

نصاب :

۱۔ زکوٰۃ کا نصاب 52 تولے چاندی یا $7\frac{1}{2}$ تولہ سونا ہے۔ (فتاوی ھندیہ ج۱، ص۱۷۲)

۲۔ عورت جو زیور استعمال کرتی ہے اس پر سال گزرنے کے بعد زکوٰۃ فرض ہے، چاہے والدین کے پاس رہتی ہو۔ اسی طرح قربانی بھی اس پر لازم ہے جبکہ زیور نصاب تک پہنچ جائے۔ (فتاوی محمودیہ ج۹)

نوٹ:

1۔ اگر آپ کو اللہ تعالیٰ نے اتنا مال دیا ہے کہ آپ صاحب نصاب ہیں تو اس مال کی زکوٰۃ ادا کیجئے اور صدقات اس سے زائد ہوتے ہیں۔ آپ کے ارد گرد کتنے ہی ایسے ہی نادار مریض ہوں گے جو پیسے نہ ہونے کی وجہ سے علاج نہیں کرا سکتے یا علاج نہ کروانے کی وجہ سے مقروض ہو چکے ہیں اور آپ کی مالی امداد کے مستحق ہیں۔

2۔ اگر پہلے زکوٰۃ ادا نہیں کی ہوئی تو اس کا حساب کیجئے اور اس کو اپنی زندگی کی مہلت میں ادا کر دیجئے ورنہ اس کی وصیت ضرور کیجئے۔

صدقات:

صدقہ مصیبت کو دور کرتا ہے۔ چنانچہ حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے اور بری موت کو دفع کرتا ہے۔ (ترمذی)

حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خیرات کرنے میں جلدی کیا کرو کیونکہ بلا اس سے آگے بڑھنے نہیں پاتی۔ (حیات المسلمین)

حضرت انس ؓ بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا سات چیزیں ایسی ہیں جن کا ثواب مرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے اور یہ قبر میں پڑا رہتا ہے یعنی جس نے علم سکھلا دیا کوئی نہر کھودی یا کوئی کنواں کھدوایا یا کوئی درخت لگایا یا کوئی مسجد بنائی یا قرآن مجید ترکہ میں چھوڑ گیا یا کوئی اولاد چھوڑ گیا جو اس کے مرنے کے بعد بخشش کی دعا کرے۔ (ترغیب از بزار)

صدقہ کی حقیقت:

حضرت ابوذر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے بھائی کی خوشی کی خاطر ذرا سا مسکرا دینا بھی صدقہ ہے۔ کوئی نیک بات کہہ دینا بھی صدقہ ہے، تمہارا کسی بری بات سے روک دینا بھی صدقہ ہے۔ کسی بے نشان زمین کا کسی کو راستہ بتا دینا بھی صدقہ ہے۔ جس شخص کی نظر کمزور ہو اسکی مدد کر دینا بھی صدقہ ہے، راستہ سے پتھر کانٹا اور ہڈی کا ہٹا دینا بھی صدقہ ہے۔ اور اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دینا بھی صدقہ ہے۔ (ترمذی۔ ترجمان السنہ)

حضرت مقدام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کھانا تو کھلائے تو تیرے لئے صدقہ ہے، اور جو کھانا اپنی بیوی اور اپنے بچوں کو کھلائے وہ بھی صدقہ ہے، اور جو اپنے نوکر کو کھلائے وہ بھی صدقہ ہے۔ (ترغیب وترہیب)



ایصال ثواب صدقہ ھے :

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کی کہ حضرت میرے والد کا انتقال ہو گیا ہے اور انہوں نے کچھ مال ترکہ میں چھوڑا ہے اور صدقہ وغیرہ کی کوئی وصیت نہیں کی ہے اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا میرا صدقہ ان کیلئے کفارہ اور مغفرت کا ذریعہ بن جائے گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ (معارف الحدیث)

تنبیہ:

ہمارے ہاں جان کے بدلے جان کے صدقہ کا عجیب وغریب رواج قائم ہے۔ یعنی مریض کی جان بچانے کے لئے کالے بکرے یا کسی بھی بکرے کا خون بہایا جائے۔ اس بات کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں اور یہ غیر اسلامی طریقہ ہے۔ ایسی باتوں سے پرہیز کیجئے اور اس میں اپنا پیسہ برباد نہ کیجئے ہاں صدقہ کرنا ثابت ہے تو اس کے لئے آپ کسی غریب کو ضرورت کی رقم دے دیجئے یا مالی طور پر کمزور مریض ہو تو اس کو دوا خرید دیجئے۔



قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے کلام میں لفظوں اور حروف کے محتاج نہیں لیکن چونکہ ہم محتاج ہیں اس لئے ہماری خاطر اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کو عربی زبان میں اتارا ہے۔ اس طرح اس میں دو اہم باتیں جمع ہو گئیں یعنی اس کا مضمون بھی اللہ تعالیٰ کا ہے اور الفاظ بھی اللہ تعالیٰ کے ہیں اس لئے مضمون کے ساتھ الفاظ بھی مطلوب ہیں۔ اس وجہ سے ایک ایک حرف کی تلاوت پر دس دس نیکیاں ملتی ہیں۔ تھوڑے عمل پر اتنا بڑا ثواب ہو تو کون عقلمند اس سے محرومی گوارا کرے گا۔ پھر غور کیجئے کہ ہماری حقیر زبانوں پر زمین و آسمان کے مالک و حاکم کا کلام جاری ہو، نسبت کی کچھ حد بھی ہے!

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قرآن والے اللہ والے ہیں اور مخصوص بندے ہیں (نسائی)۔ اھل القرآن یعنی قرآن والے وہ لوگ ہیں جو قرآن سے شغف رکھتے ہیں، اسے پڑھتے ہیں، پڑھاتے ہیں، اس میں غور و فکر کرتے ہیں اور اس کی بتائی ہوئی راہ پر چلتے ہیں۔ اس سے پتہ چلا کہ ہر صاحب ایمان کا قرآن کے ساتھ تین طرح کا رشتہ ہونا چاہیئے یعنی اس کی تلاوت کرنا پھر اسے سمجھنا اور پھر اس پر عمل کرنا۔

تلاوت ایک عبادت ہے اور اس سے اللہ سے تعلق پیدا ہوتا ہے۔ حضرت محمد ﷺ فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز کوئی شفیع اللہ تعالیٰ کے نزدیک قرآن سے بڑھ کر مرتبہ میں نہیں نہ کوئی نبی ہے اور نہ فرشتہ اور نہ کوئی دوسرا شخص اور فرمایا کہ میری امت کی بہترین عبادت تلاوت قرآن ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں بہتر آدمی وہ ہے جو قرآن مجید خود پڑھے اور دوسروں کو پڑھائے۔ (بخاری)

اللہ تعالیٰ نے اس قرآن کو عمل کے لئے نازل فرمایا ہے اور عمل کے لئے اس کے معنی جاننا ضروری ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قرآن مجید میں پانچ چیزیں ہیں، حلال، حرام، محکم، متشابہ اور امثال۔ پس حلال کو حلال سمجھو، حرام کو حرام قرار دو، محکم (جس میں عقیدہ و قانون کے احکام ہیں) پر عمل کرو، متشابہ (جس میں آخرت کی چیزیں بیان ہوئی ہیں پر ایمان رکھو اور اس کی کرید میں نہ پڑو اور امثال (قوموں کی تباہی کے قصے) سے عبرت حاصل کرو۔ (مشکوۃ)

قرآن پاک کو سمجھنے کے لئے چند کتب

اس سلسلے میں بہترین ترجمہ وہ ہے جو مستند ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی آسان اور رواں اردو میں لکھا گیا ہو۔ پڑھنے اور سمجھنے میں آسان اور پر تاثیر ہو۔ جیسے:

مختصر تفاسیر میں:

- تفسیر عثمانی از شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب۔
- تفسیر احسن الکلام دار السلام پبلشرز۔
- انوار القرآن از ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ۔
- آسان ترجمہ قرآن از مفتی محمد تقی عثمانی

تفصیلی تفسیر میں:

- تفہیم القرآن از مولانا ابوالاعلی مودودی۔
- معارف القرآن از مفتی محمد شفیع صاحب۔
- بیان القرآن از ڈاکٹر اسرار احمد

ویڈیو لیکچرز (یوٹیوب پر):

- بیان القرآن از ڈاکٹر اسرار احمد
- آسان ترجمہ قرآن از مفتی محمد تقی عثمانی

انگریزی میں:

- **The Meanings of the Noble Qur'an** *By* Mufti Muhammad Taqi Usmani
- **The Holy Qur'an** *By* Abdullah Yousuf Ali
- **Tafseer of Qur'an** *By* Noman Ali Khan (Bayyinah TV) on Youtube

اللہ پاک نے اپنی رحمت سے ہمیں رشتوں میں جوڑا اور خاندان بنائے تاکہ ہماری راحت کا سامان ہو۔ اور اللہ پاک نے ہم پر ان سب کے حقوق رکھے (یعنی ماں باپ، بیوی خاوند، بہن بھائی، اولاد، رشتے دار پڑوسی، دوست اور ساتھی کے حقوق) جو ہم نے احسن طریقے سے ادا کرنے ہیں۔ اللہ کا ارشاد ہے کہ اپنے بندوں کے حقوق میں سے وہ کوئی بھی معاف نہ فرمائیں گے بلکہ وہ تو وہی بندے معاف کرسکیں گے جن کے حقوق دبائے گئے ہوں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعمال نامہ میں درج گناہ تین قسم کے ہوں گے۔ ایک وہ جس کو (اگر زندگی میں توبہ نہ کی ہو) اللہ بالکل معاف نہ فرمائیں گے، وہ شرک کا گناہ ہے۔ دوسری قسم کے گناہ بندوں کے حقوق سے متعلق ہیں انہیں اللہ نہیں چھوڑے گا یہاں تک کہ مظلومین ظالموں سے اپنا حق لے لیں اور تیسری قسم کے گناہ کا تعلق اللہ اور بندے سے ہے، یہ اللہ کے حوالے ہے، چاہے گا تو عذاب دے گا اور چاہے گا تو معاف کردے گا۔ (مشکوۃ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کی شام کو اپنی امت کے لئے دعا فرمائی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب ملا کہ ہم نے آپ کی دعا قبول کی، آپ کی امت کے گناہ ہم بخش دیں گے البتہ جن لوگوں نے دوسروں کے حقوق دبا لئے ہوں گے ان کے لئے چھٹکارا نہیں، میں ظالم سے مظلوم کا حق وصول کر کے رہوں گا۔ (ابن ماجہ)

نوٹ:

چنانچہ ضروری ہے کہ اپنے قریبی تمام بندوں سے معافی مانگ لی جائے اور اگر کوئی جائیداد وغیرہ کا معاملہ ہو تو اپنی زندگی کی مہلت میں ہی اللہ کی رحمت کے طالب بن کر ان تمام معاملات کو شرعی طریقہ سے ادا کردیا جائے۔

دعوت الی الخیر یعنی خیر اور نیکی کی طرف بلانا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے کہ لوگوں تک دین پہنچانے کی ذمہ داری مسلمانوں کی ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ پہنچاؤ میری طرف سے چاہے ایک آیت ہی کیوں نہ ہو۔ اور خطبہ حجتہ الوداع میں فرمایا کہ جو یہاں حاضر ہیں وہ ان تک پہنچائیں جو یہاں حاضر نہیں۔

چنانچہ جب اللہ تعالیٰ توبہ کی توفیق عطا فرمادیں تو سب سے پہلے اپنے بیوی بچوں پھر رشتہ داروں، دوستوں اور ساتھیوں اور ہسپتال میں دوسرے مریضوں کو اور جہاں تک ہو سکے، نیکی اور خیر کی دعوت پہنچائی جائے۔اس طرح ہم اپنی ذمہ داری کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ دوسروں کو بھی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچا سکتے ہیں اور ان کے اعمال میں سے بھی حصہ پا سکتے ہیں۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کسی کو کوئی نیک بات بتائے تو اس کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا کرنے والے کو۔

(ترغیب وترہیب)

بیماری میں اللہ کا ذکر کیجئے

بیماری میں آپ کے پاس بہت وقت ہو گا کیونکہ انسان اپنے دنیاوی معمولات سے عاجز ہوتا ہے۔ چنانچہ اس وقت کو اپنا سرمایا سمجھتے ہوئے اس کو اپنے مالک حقیقی سے تعلق استوار کرنے میں لگائیں۔اس سلسلے میں کرنے کے کام یہ ہیں:

فارغ وقت کا استعمال:

فرائض کی ادائیگی اور آرام کے بعد جو وقت فرصت کا مل جائے اسے اللہ کو ناراض کرنے میں نہ گزارا جائے چنانچہ لہو ولعب اور گناہوں یعنی کھیل تماشہ، ٹی وی، گانے ،فضول رسائل وغیرہ اور بے مقصد گپ شپ سے مکمل اجتناب کیا جائے۔بعض لوگ بیماری کی آزمائش میں بھی سارا وقت گانا اور ٹی وی دیکھنے میں گزار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ذہن کو relax کرتا ہے۔حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ گانا زنا کا منتر ہے اور فرمایا کہ گانا بجانا دل میں منافقت کو ایسے اگاتا ہے جس طرح پانی کھیت کو اگاتا ہے(ترمذی)۔سورۃ النور آیت ۱۹ میں اللہ کا ارشاد ہے کہ "جو لوگ مسلمانوں میں فحاشی اور بے حیائی کو عام کرتے ہیں ان کے لئے دنیا اور آخرت میں سخت عذاب ہے"۔ چنانچہ اس وقت کو غنیمت جانتے ہوئے بے مقصد ضائع کرنے کی بجائے اس کو نیک مصارف میں لگائیں جیسے:

بامقصد مطالعہ:

- بامقصد مطالعہ کے لئے چند مفید کتابیں یہ ہیں:
- اسوہ رسول کریم ﷺ از ڈاکٹر محمد عبدالحئی۔
- راہ عمل از مولانا جلیل احسن ندوی۔
- زادراہ از مولانا جلیل احسن ندوی۔
- حصن حصین از مولانا محمد ادریس۔
- بہشتی زیور از مولانا اشرف علی تھانوی۔
- جہانِ دیدہ از مفتی تقی عثمانی
- اصلاحی خطبات از مفتی تقی عثمانی
- فضائل اعمال اور فضائل صدقات، وغیرہ

اور علماء حق کے بیانات (یوٹیوب پر) جیسے:

مولانا طارق جمیل صاحب، ڈاکٹر اسرار احمد صاحب، ڈاکٹر ذاکر نائیک صاحب (Peace TV)، مفتی محمد تقی عثمانی صاحب اور اپنے قریبی علماء حق کے وعظ و بیان۔

بیماری کے اوراد:

اوراد و اذکار کا فائدہ فرائض کی ادائیگی کے ساتھ ہی ہے۔ چند فائدہ مند اذکار یہ ہیں۔

۱۔ کثرت سے استغفار کا اہتمام۔

۲۔ سورہ فاتحہ کا ورد۔

۳۔ سورہ یٰسین اور سورہ رحمٰن کا ورد۔

۴۔ آیات شفاء کا ورد۔

۵۔ سورہ فلق اور الناس کا ورد۔

۶۔ 40 مرتبہ آیت کریمہ پڑھنا یعنی

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ○

ترجمہ:

(پروردگار) تیرے سوا کوئی معبود نہیں (ہر عیب سے) پاک و پاکیزہ ہے۔ بیشک میں قصوروار ہوں۔ (سورۃ الانبیاء:87)۔

فضیلت:

اگر اس بیماری میں موت واقع ہو جائے تو 40 شہداء کا اجر پائے گا۔ اگر تندرست ہو گیا تو اس کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (حصن حصین)

۷۔ منزل:

کے نام سے جو کتابچہ ملتا ہے (از مولانا محمد زکریا صاحب) اس کو روزانہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کریں تو امید ہے کہ انشاءَ اللہ بیماری کے اثرات میں کمی پائیں گے۔

وصیت کا اہتمام کیجئے

حدیث شریف میں ہے کہ ہر مسلمان جس کے پاس وصیت کرنے کے قابل کوئی چیز ہو تو اس پر یہ حق ہے کہ دو راتیں اس پر نہ گزریں مگر یہ کہ وصیت اس کے پاس موجود ہو۔ (ترمذی)

طریقہ:

اس حدیث کی روشنی میں اگر آپ کے پاس کسی کی امانت ہو یا اپنے ذمے کسی کا قرض ہو تو پہلی فرصت میں اس کی وصیت لکھ دیجئے اور اس پر دو عاقل بالغ گواہ مقرر کر لیں۔ لیکن اس بات کی احتیاط کیجئے کہ وصیت میں کسی وارث کی حق تلفی نہ ہو۔ آپ اپنے مال میں سے کسی ضرورتمند کو یا اللہ کی راہ میں کچھ دینا چاہیں تو آپ کو ایک تہائی مال تک ایسا کرنے کا اختیار ہے جس کی آپ وصیت کر سکتے ہیں خواہ زبانی یا خواہ لکھ کر دونوں طرح سے ٹھیک ہے۔ اگر اپنے گھر یا خاندان میں مرنے پر غلط قسم کی رسمیں اور بدعات ہوتی ہیں تو آپ وصیت کر سکتے ہیں کہ ان کو نہ کیا جائے اس طرح آپ اپنے وارثوں کو اور متعلقہ لوگوں کو نیک کام کرنے اور برے کاموں سے بچنے کی بھی وصیت کر سکتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کوئی مرد اور اسی طرح کوئی عورت ساٹھ سال تک اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں گزارتے ہیں۔ پھر ان کے مرنے کا وقت آتا ہے تو وہ وصیت کے ذریعہ ورثاء کو نقصان پہنچا دیتے ہیں تو ان دونوں کے لئے جہنم

صحیح اور باطل وصیتیں:

واجب ہو جاتی ہے۔ پھر اس کے بعد حضرت ابو ہریرہ ؓ نے حدیث کے مضمون کی تائید میں سورہ النسا آیات ۱۱ اور ۱۲ تلاوت کیں۔ (مسند احمد)

۱۔ ہر عاقل بالغ کو اپنے مال میں صرف اتنی وصیت کرنے کا اختیار ہے کہ تجہیز و تکفین کے بعد اور قرض ادا کرنے کے بعد جو مال بچے اس کے ایک تہائی کے اندر وصیت پوری ہو سکے اگر زائد کی وصیت کی تو اس کو پورا کرنا وارثوں پر لازم نہیں کیونکہ باقی دو تہائی صرف وارثوں کا حق ہے۔ (کتاب سراجی ص ۲)

۲۔ اگر کوئی وارث ہی نہ ہو تو اس کی تجہیز و تکفین اور ادائے قرض سے بچے ہوئے مال کو وصیت کر جانے کا اختیار ہے۔ اگر وارث صرف بیوی ہے تو تین چوتھائی تک کی وصیت درست ہے اس طرح اگر عورت کا شوہر کے علاوہ کوئی نہیں تو وہ نصف مال تک کی وصیت کر سکتی ہے کیونکہ ان صورتوں میں اسکے وارث کا حق تلف نہیں ہوتا۔

۳۔ اگر میت کے ذمہ اتنا قرض ہو کہ ادا کرنے کے بعد کچھ باقی نہ رہے تو ہر قسم کی وصیت باطل ہے اگر قرض خواہ اپنا قرض معاف کر دیں اور کچھ مال بچ جائے تو اس میں ایک تہائی میں وصیت پر عمل کیا جائے باقی وارثوں کو ملے گا

۴۔ نابالغ یا مجنون کی وصیت شرعاً باطل ہے اس پر عمل کرنا ایک تہائی میں بھی واجب نہیں ہے۔

۵۔ میت نے اگر اپنے کسی وارث کیلئے مثلاً ماں، باپ، بیٹے وغیرہ کیلئے وصیت کی تو یہ وصیت درست نہیں ہے کیونکہ وارث کا حصہ شریعت نے خود مقرر کیا ہے وہی اس کو ملے گا وصیت کی بنیاد پر کسی وارث کو کچھ نہیں دے سکتے اس طرح دوسرے وارثوں کی حق تلفی ہوگی۔ (الا لا وصیۃ لل وارث۔ حدیث بخاری شریف)۔ البتہ اگر باقی وارث جو سب راضی، حاضر اور بالغ ہوں تو اس پر عمل ہوسکتا ہے۔

۶۔ اپنے کسی وارث کو میراث سے محروم کرنے یا اس کے حصہ میراث میں کمی کرنے کی وصیت بھی باطل ہے اور اس پر عمل ہرگز جائز نہیں کیا جانا چاہئے اور ایسی وصیت کرنا گناہ ہے (اعلاء السنن علامہ ظفر احمد عثمانیؒ)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو اپنے وارث کو میراث سے محروم کر دے گا تو اللہ قیامت کے دن اس کو جنت کی میراث سے محروم کر دے گا۔ (ابن ماجہ)

۷۔ اگر کوئی شخص اپنی زندگی میں میراث تقسیم کرنا چاہے تو یہ میراث نہیں بلکہ ہدیہ ہے اور ہدیہ میں بچہ اور بچی میں برابری کرنا چاہئے اور بچے کو دو اور لڑکی کو ایک کی نسبت سے دینا بھی جائز ہے۔ البتہ موت کے بعد دو لڑکیوں کو ایک لڑکے کا حصہ ملے گا (اعلاء السنن علامہ ظفر احمد عثمانیؒ)۔

بیمار کے لواحقین سے چند باتیں

بیماری بیمار کے لئے تو آزمائش ہے ہی لیکن اس کے ساتھ پورے گھر والوں کے لئے بھی ایک مشکل مرحلہ اور آزمائش ہوتی ہے۔ سب سے پہلے تو سمجھنے کی بات یہ ہے کہ انسانوں پر آزمائشیں اس لئے آتی ہیں تا کہ اللہ تعالی اس بات کا اظہار فرمادیں کہ اس کی جانب رجوع کرنے والے کون ہیں۔ چناچہ جہاں اس مرحلے میں بہت صبر کی ضرورت ہے وہیں یہ ایک موقعہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا ہے کہ آپ یہ جان لیں کہ اس دنیا میں اللہ کی عطا کردہ نعمتوں میں سے سب سے افضل صحت ہے اور اس کا شکر یہ ہوگا کہ اس حالت کا پورا فائدہ اٹھاتے ہوئے اسے اللہ کی رضا حاصل کرنے میں لگا دیں۔ اور یہ کہ اس دنیا کا سفر اور سامان ختم ہونے والا اور آخرت کا گھر ہمیشہ رہنے والا ہے اور اس کی تیاری کرنی ہے۔ چنانچہ آپ جہاں اپنے بیمار عزیز کو صبر، توبہ اور اللہ سے تعلق جوڑنے کی نصیحت کرتے رہیں وہیں خود بھی اپنے اعمال درست کرنے کی فکر کریں۔ اس کے لئے چند ابتدائی باتیں تو اس کتابچہ میں درج ہیں اس سے آگے آپ کا اپنا ذوق وشوق ہے۔ البتہ اپنے بیمار عزیز کے سلسلے میں آپ کے لئے چند مسائل کی ہدایات درج ذیل ہیں۔

بیمار کی عیادت کے احکام:

بیمار کو دیکھنے کیلئے جانے اور اسکی دیکھ بھال کرنے کو اسلامی شریعت میں بہت اہم درجہ حاصل ہے۔ دنیا میں کوئی آدمی ایسا نہ ہوگا جو کبھی بیمار نہ پڑتا ہو اس لیے

اسلام میں تاکید کے ساتھ یہ ہدایت دی گئی ہے کہ بیمار کی عیادت کی جائے۔ایک مسلمان کو صرف اپنے مسلمان بھائی ہی کی عیادت نہ کرنی چاہئے بلکہ اس کے محلّہ ،پڑوس،بستی میں جو انسان بھی بیمار ہو اس کی عیادت کیلئے جانا چاہئے۔خود نبی کریم ﷺ نے منافقوں اور یہودیوں کی عیادت کیلئے جاتے تھے حالانکہ یہ لوگ آپ ﷺ کے پکے دشمن تھے۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں جن میں سے دو یہ ہیں کہ جب کوئی بیمار ہو تو اسکی عیادت کی جائے دوسرا یہ ہے کہ جب انتقال ہو جائے تو اسکے جنازہ میں شرکت کی جائے۔(بخاری) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم میں سے جب کوئی بیمار ہوتا تو حضور ﷺ اپنا ہاتھ مریض کے بدن پر پھیرتے تھے اور اس کے لئے دعا فرماتے تھے۔(بخاری)

عیادت صرف مریض کو دیکھنے کا نام نہیں بلکہ اس میں ہر طرح کی دیکھ بھال بھی شامل ہے مثلاً اس کی دوا لانا اسکی خدمت کرنا اور اسکے قریب بیٹھ کر اچھی اچھی باتیں کرنا اور اس کو تسلی دینا وغیرہ۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان جب اپنے بھائی کی عیادت کرتا ہے تو لوٹنے تک جنت کے باغیچے میں ہوتا ہے۔(مشکوۃ)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اچھی طرح وضو کیا اور ثواب کی نیت سے اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کی تو وہ ساٹھ سال کی مسافت جہنم سے دور کر دیا جاتا ہے۔(مشکوۃ)

عیادت کی مسنون دعا:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی مسلمان کسی دوسرے مسلمان کی عیادت کو جاتا ہے اور سات مرتبہ کہتا ہے:

اَسْاَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَکَ ○

تو اس کو شفا ہوتی ہے اِلّا یہ کہ اس کی موت ہی کا وقت ہو چکا ہو۔ (ترمذی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیمار ہوتے تو آپ معوذات (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر دم کر کے ہاتھوں کو جسم مبارک پر پھیر لیتے۔ پھر جب آپ ﷺ مرض وفات میں مبتلا ہوئے تو میں نے وہی معوذات پڑھ کر آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک پر دم کیا اور آپ ﷺ کے ہاتھ آپ ﷺ کے جسم مبارک پر پھیرے۔ (صحیح بخاری)

آداب عیادت:

1۔ مریض کی عیادت کے لئے کوئی دن یا وقت مقرر کرنا رسول اللہ ﷺ کی سنت میں نہ تھا۔ جب مریض کے پاس جاتے تو اس کے قریب اس کے سرہانے بیٹھتے اور اس کا حال دریافت کرتے۔

2۔ حتی الامکان رات کے وقت عیادت کو نہ جانا چاہئے۔

3۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عبادت کے وقت سنت طریقہ یہ ہے کہ تھوڑی دیر بیٹھو اور شور نہ کرو۔ (مشکوۃ) اور ایک روایت میں ہے کہ افضل عیادت اس میں ہے کہ جلدی اٹھ جائے۔ (مشکوۃ)

4۔ عیادت کے وقت مریض کے گھر میں ادھر اُدھر نگاہ نہ ڈالنی چاہئے اسطرح ہسپتال میں بھی اِدھر اُدھر نگاہ نہ ڈالیں اور بدنظری سے بچیں۔ بلکہ مریض کے پاس کم بیٹھیں اور کم باتیں کریں اور دوسرے مریضوں کا بھی خیال کریں کیونکہ ہر مریض کا اپنا مزاج ہوتا ہے اس لئے دوسروں کا بھی خیال رکھنا چاہئے کہیں آپ کی وجہ سے ان کو تکلیف تو نہیں ہو رہی۔

5۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مریض کے پاس عیادت کیلئے جاؤ تو اس کی موت کے بارے میں اس کے غم کو دور کرو تمہاری یہ بات تقدیر کو تو نہیں ٹال سکتی لیکن مریض کو اس سے راحت ہوتی ہے۔ (ترمذی)

قریب المرگ کے احکام:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مرنے والوں کو کلمہ لا الٰہ الا اللہ کی تلقین کریں۔ (صحیح مسلم)

قریب المرگ سے مراد وہ مریض ہے جس پر علامت موت ظاہر ہونے لگے۔

قریب المرگ کے پاس پڑھی جانے والی چیز سے مراد کلمہ طیبہ ہے یعنی (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) کی تلقین، سورۃ یسین کی تلاوت اور (انا اللہ وانا الیہ راجعون) پڑھنا ہے۔ تلقین سے مراد قریب المرگ کے روبرو کلمہ پڑھنا ہے تاکہ وہ بھی سن لے مگر قریب المرگ سے یہ نہ کہا جائے کہ تم بھی پڑھو کیونکہ ایسا نہ ہو کہ مرض یا بدحواسی میں اس کے منہ سے انکار نکل جائے۔ جب موت واقع ہو جائے تو اہل تعلق یہ دعا پڑھیں (انا اللہ وانا الیہ راجعون)۔ اور یہ دعا پڑھیں:

ترجمہ:

بیشک ہم اللہ ہی کیلئے ہیں اور اللہ ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں، اے اللہ میری مصیبت میں اجر دے اور اس کے عوض میں اس سے اچھا بدلہ عنائت فرما۔

جب موت واقع ہو جائے تو کپڑے کی پٹی اس کی داڑھی اور سر کے پاس باندھ دیں اور نرمی سے آنکھیں بند کر دیں اور باندھتے وقت پڑھیں۔

ترجمہ:

شروع اللہ کے نام سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر، اے اللہ اس میت پر اس کا کام آسان فرما دے اور اس پر وہ زمانہ آسان فرما جواب اس

کے بعد آئے گا اور اس کو اپنے دیدار مبارک سے مشرف فرما، اور جہاں گیا ہے (یعنی آخرت) اس کو بہتر کر دے اس جگہ سے جہاں سے گیا ہے (یعنی دنیا سے)۔ آمین

اور پھر اس کے بعد اس کے ہاتھ پیر سیدھے کریں اور مستحب ہے کہ اس کے کپڑے اتار کر ایک چادر اڑھا دیں اور چارپائی یا چوکی پر پر رکھیں۔ پھر اس کے دوست احباب کو خبر کر دیں تا کہ اس کی نماز جنازہ میں زیادہ سے زیادہ شریک ہوں اور اس کے لئے دعا کریں اور مستحب ہے کہ اس کے ذمہ جو قرض ہو اس کو ادا کریں اور تجہیز و تکفین میں جلدی کریں۔ غسل سے پہلے میت کے قریب قرآن مجید پڑھنا منع ہے۔ (اسوہ رسول ﷺ)

میت پر نوحہ و ماتم نہیں کرنا چاہئے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ مریض ہوئے تو رسول اللہ ﷺ، عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو ساتھ لیئے ہوئے ان کی عیادت کیلئے آئے۔ آپ ﷺ جب اندر تشریف لائے تو ان کو غاشیہ میں یعنی بڑی سخت حالت میں پایا آپ ﷺ نے ان کو اس حالت میں دیکھا کہ ان کے اردگرد آدمیوں کی بھیڑ لگی ہوئی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا ختم ہو چکے؟ (بطور حاضرین سے استفسار کے طور پر آپ ﷺ نے یہ بات فرمائی) تو لوگوں نے عرض کیا نہیں حضرت ابھی ختم نہیں ہوئے تو رسول اللہ ﷺ کو ان کی یہ حالت دیکھ کر رونا آ گیا جب اور لوگوں نے آپ پر گریہ کے آثار دیکھے تو وہ بھی رونے لگے آپ

ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لوگو اچھی طرح سن لو اور سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ آنکھ کے آنسو اور دل کے غم پر سزا نہیں دیتا کیونکہ اس پر بندہ کا اختیار اور قابو نہیں ہے پھر زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا لیکن اس کی غلطی پر یعنی زبان سے نوحہ و ماتم کرنے پر سزا بھی دیتا ہے۔(انا اللہ وانا الیہ راجعون) پڑھنے پر اور دعا و استغفار کرنے پر رحمت بھی فرماتا ہے۔(صحیح بخاری)

رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کے انتقال کے وقت آپ ﷺ کے آنسو بہے تو آپ ﷺ نے فرمایا آنکھ آنسو بہاتی ہے اور دل مغموم ہے اور زبان سے ہم وہی کہیں گے جو اللہ کو پسند ہے یعنی انا اللہ وانا الیہ راجعون اور اے ابراہیم تمہاری جدائی کا ہمیں صدمہ ہے۔(صحیح بخاری)

میت کے ترکہ کے احکام:

میت کے کل ترکہ میں چار حقوق بالترتیب واجب ہیں ان کو شرعی طریقے سے ٹھیک ٹھیک ادا کرنا وارثوں کی اہم ذمہ داری ہے یہاں تک کہ اگر میت کی جیب میں ایک الائچی بھی پڑی ہو تو کسی شخص کو اجازت نہیں کہ سب حقداروں کے بغیر اس کو بھی منہ میں ڈالے کیونکہ وہ اب ایک آدمی کا حصہ نہیں۔

وہ چار حقوق یہ ہیں:

1 تجہیز و تکفین۔ 2 قرض، اگر میت کے ذمہ ہو۔ 3 جائز وصیت اگر میت نے کی ہو۔ 4 وارثوں پر میراث کی تقسیم۔(فتاوی ھندیہ ج ۲، ص ۴۴۸۔ کتاب سراجی ص ۲)

یعنی ترکہ میں سب سے پہلے کفن دفن کے مصارف ادا کیے جائیں پھر اگر کچھ ترکہ بچے تو اس کا قرض ادا کیا جائے اور بقیہ ترکہ میں سے ایک تہائی تک میت کی جائز وصیت پوری کی جائے اور بقیہ دو تہائی میراث سب وارثوں کو شرعی حصے کے مطابق تقسیم کردی جائے۔ اگر میت نے بیوی کو مہر ادا نہیں کیا ہو تو وہ بھی ایک قرض ہے اور اس کی ادائیگی بھی ایسی ہی ضروری ہے جیسے دوسرے قرضوں کی۔ میت کے تمام قرضے ادا کرنا فرض ہے چاہے اس نے قرض ادا کرنے کی وصیت کی ہو یا نہ کی ہو اور چاہے اس کا باقی ماندا سارا مال قرضوں کی ادائیگی میں ہی صرف ہو جائے۔

میت کے ترکہ میں تیسرا حق وصیت ہے یعنی یہ کہنا کہ اتنے مال کی فلاں کیلئے وصیت کرتا ہوں یا یہ کہنا کہ میرے مرنے کے بعد اتنا مال فلاں شخص کو دے دینا یا فلاں کام میں لگا دینا۔ یہ وصیت ہے خواہ اس نے یہ بیماری میں کہا یا تندرستی میں خواہ کہنے والا بیماری میں مرا ہو یا نہیں۔ اگر اپنی موت کا ذکر بالکل ہی نہ کیا ہو اور نہ ہی وصیت کی ہو اور صرف یہ کہا ہو کہ میری فلاں چیز فلاں شخص کو دے دو یا فلاں کام میں لگا دو تو یہ وصیت نہیں اور اس پر وصیت کے احکام جاری نہ ہوں گے کیونکہ وصیت شریعت میں وہی ہے جس میں اپنی موت کے بعد کیلئے کوئی ہدایت دی گئی ہے۔ (آپکے مسائل اور ان کا حل ج ۶، مولانا یوسف لدھیانویؒ)

تجہیز و تکفین میں جلدی:

حصین بن وحوح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ طلحہ ابن براء رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کیلئے تشریف لائے۔ ان کی حالت نازک دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے دوسرے آدمیوں سے فرمایا کہ میں محسوس کرتا ہوں کہ ان کی موت کا وقت آ ہی گیا ہے اگر ایسا ہو جائے تو مجھے خبر کی جائے اور ان کی تجہیز و تکفین میں جلدی کی جائے کیونکہ کسی مسلمان کی میت کیلئے مناسب نہیں کہ وہ دیر تک اپنے گھر والوں کے بیچ میں رہے (سنن ابی داؤد)۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جب تمہارا کوئی آدمی انتقال کر جائے تو اس کو دیر تک گھر میں مت رکھو اور قبر تک پہنچانے اور دفن کرنے میں جلدی سے کام لو اور دفن کے بعد سر کی جانب سورۃ بقرہ کی ابتدائی آیات، مفلحون، تک اور پاؤں کی جانب اس کی آخری آیات آمن الرسول سے ختم سورۃ بقرہ تک پڑھو۔ (معارف الحدیث)

موت پر صبر:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں جب کسی ایمان والے بندے (یا بندی) کے کسی پیارے کو اٹھا لوں پھر وہ ثواب کی امید میں صبر کرے تو میرے پاس اس کے لئے جنت کے سوا کوئی معاوضہ نہیں۔ (صحیح بخاری)

میت کا سوگ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مومن کے لئے یہ جائز نہیں کہ تین دن سے زیادہ کسی کا سوگ منائے۔ البتہ بیوہ کے سوگ کی مدت چار ماہ دس دن ہے۔ اس مدت میں وہ کوئی رنگین کپڑا نہ پہنے، خوشبو لگائے، اور نہ بناؤ سنگھار کرے۔ (ترمذی)

ایصالِ ثواب

ایصالِ ثواب کا مطلب یہ ہے کہ کوئی نیک کام اس نیت سے کرنا کہ اس کا ثواب کسی مسلمان کو پہنچ جائے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: تم میں سے کوئی شخص جب نفلی صدقہ کرے تو اس میں حرج نہیں کہ اس کو اپنے والدین کو ثواب پہنچانے کے لئے کر دے تو اس کے والدین کو اس کا پورا پورا ثواب پہنچ جائے گا۔ اور صدقہ کرنے والے کے اجر و ثواب میں کوئی کمی نہ کی جائے گی۔ (المعجم الاوسط للطبرانی حدیث ۷۹۴۱)

ایصال ثواب کا طریقہ:

ایصال ثواب کا طریقہ یہ ہے کہ کوئی بھی نیک عمل کرتے وقت یا عمل کرنے کے بعد یہ نیت کر لیں کہ یا اللہ میں جو یہ عمل کرنے جا رہا ہوں یا میں نے جو یہ عمل کیا ہے اس کا ثواب فلاں فلاں مسلمان کو پہنچا دیجئے۔ یعنی اللہ تعالی سے اس عمل کا ثواب دوسرے کو پہنچانے کی دعا و درخواست کی جائے۔ ان شاء اللہ اس سے ایصال ثواب ہو جائے گا۔ ایصال ثواب مالی عبادت کیساتھ یا بدنی عبادت کیساتھ اور دونوں کے مجموعہ (یعنی مالی اور بدنی) کیساتھ درست ہے۔ اور سب کا ایصال ثواب زندہ مردہ کو پہنچتا ہے۔

بدنی: جیسے دعا بدنی عبادت ہے تو اس پر سب کا اجماع ہے۔ تو نماز روزہ اور تلاوت بھی بدنی ہے۔

مالی: جیسے پیسہ، دیگ بکرا لیکن دن اور وقت خاص نہ کر کے سب کے نزدیک جائز ہے۔

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ کی یہ حدیث:

ترجمہ :اس عورت نے عرض کیا کہ میری والدہ نے کبھی حج بھی نہیں کیا تو کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں! حج بھی اُن کی طرف سے کر سکتی ہو۔ (صحیح مسلم قضاء الصوم عن المیت حدیث ۹۳۹)

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ میری والدہ فوت ہوگئی ہیں تو ان کی طرف سے کون سا صدقہ افضل ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پانی کا۔ (سنن ابی داؤد حدیث ۱۴۳۱)

قرآن مجید کی تلاوت کے ذریعہ ایصال ثواب:

قرآن مجید کی تلاوت کے ذریعہ سے ایصال ثواب کرنا درست ہے۔ لیکن اس تلاوت کے لئے لوگوں کو بلانا اور جمع کرنا ضروری نہیں۔ بلکہ جس کو جتنی توفیق ہو قرآن مجید کی تلاوت کر کے اخلاص کے ساتھ ایصال ثواب کر دے۔ اس میں نہ کسی کو ساتھ ملانے کی ضرورت ہے اور نہ کسی کو ساتھ بلانے کی ضرورت ہے۔ کہ اس نے کیا پڑھا۔ اور آج کل کی مروجہ قرآن خوانی ایک رسم بن کر رہ گئی ہے۔ اور اس میں کئی خرابیاں پیدا ہوگئی ہیں۔ مثلاً مروجہ قرآن خوانی میں جمع ہونے کو ضروری سمجھا جاتا ہے۔ اور اس غرض کے لئے لوگوں کو دعوت دی جاتی ہے جو کہ ناجائز ہے۔ کیونکہ شرعاً

نہ اس کیئے لئے جمع ہونے کی ضرورت ہے اور نہ اس غرض سے لوگوں کو بلانا اور اکھٹا کرنا جائز ہے۔ کیونکہ یہ نفلی عبادت ہے جس کے لئے لوگوں کو بلانا اور جمع کرنا قراعی میں داخل ہے۔ (کذافی امداد الفتاویٰ)

اس طرح قرآن مجید کی تلاوت کے لئے دعوت کرنا، نیک لوگوں یا قاریوں کا ختم کے لئے جمع ہونا، سورہ اخلاص یا سورہ انعام کی تلاوت کے لئے جمع ہونا، یا تلاوتِ قرآن کے وقت طعام کا انتظام کرنا سب مکروہ ہے۔ (ردالمحتار ج ۲۔ص ۲۶۰)

ایصال ثواب کے لئے چند شرائط:

- ایصال ثواب کرنے والا مسلمان ہو۔
- جس کو ایصال ثواب کیا جارہا ہے وہ مسلمان ہو اگرچہ گنہگار کیوں نہ ہو۔
- جو عمل کیا جائے وہ خالصتاً اللہ تعالی کی رضا کے لئے ہو۔ اور اس میں نام ونمود یا ریا کاری اور دکھلاوا اور مخلوق کی خوشنودی پیش نظر نہ ہو۔
- ایصال ثواب کے لئے جو عمل کیا جائے وہ عمل شریعت کے مطابق ہو۔
- ایصال ثواب کے لئے کوئی خاص دن متعین کرنا بدعت ہے۔ جیسے سوئم یا چالیسوں وغیرہ۔



آخر میں ایک ترغیب



یہ ایک فطری سا مشاہدہ ہے کہ کسی بچے کو جب چوٹ لگے تو وہ اپنی ماں کو پکارتا ہے اور بچہ چاہے جتنا بھی نقصان کر کے آئے جب روتے ہوئے ماں سے چمٹتا ہے تو وہ اسے اپنی محبت کے آنچل میں چھپا لیتی ہے۔ تو ہمارا پیدا کرنے والا اللہ، جس کی رحمت تمام ماؤں کی محبت سے بھی زیادہ ہے اس سے خوش ہوتا ہے کہ کب میرا بندہ میری جانب پلٹے اور مجھ سے معافی طلب کرے۔ تو اب جب کوئی شخص کسی مصیبت و غم میں مبتلا ہو خاص طور پر بیماری اور بیماری بھی ایسی کہ موت کا سچا خوف طاری ہو تو اگر اب بھی وہ اپنے مالک، خالق اور محبت کرنے والے اللہ کی رحمت کی جانب نہ پلٹے اور سچی توبہ نہ کرے اور اعمال کی درستی کی فکر نہ کرے تو پھر کب کرے گا۔! کیا اب بھی اسے یہ سمجھ نہیں آئی کہ اسے اللہ نے مسلمان پیدا فرمایا تو اس پر احسان فرمایا کہ اسے اپنے خالق کو ڈھونڈنے کی سعی نہیں کرنی پڑی۔ پھر اسے غفلت سے جھنجھوڑنے کیلئے کسی ایسی بیماری میں مبتلا کیا کہ وہ اللہ کو پکارے۔ اور پھر اس تک یہ خاص دعوت بھی پہنچ گئی۔

تو آئیں آنکھوں میں آنسوؤں کیساتھ اور دل کی گہرائی سے اور قبولیت کی پوری امید کے ساتھ اسے پکاریں:

"اے میرے پروردگار مجھ پر رحم فرما کیونکہ تیرے سوا مجھ پر کوئی رحم کرنے والا نہیں، نہ تیرے سوا میرا کوئی مددگار ہے نہ پناہ دینے والا اور نہ ہی نجات دینے والا۔ میں تیرے در کا محتاج تیری رحمت کی بھیک کا طالب، تجھ سے تیرے کرم اور معافی کی درخواست کرتا ہوں۔"

چناچہ آئیں نیک کاموں کی طرف اور بھلائیوں کی طرف اور ہدایت کی طرف اورنور ہدایت کی طرف۔

ترجمہ:

(میری جانب سے) کہ دو کہ اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ با الیقین اللہ تعالی سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے، وہ بڑی بخشش، بڑی رحمت والا ہے۔ (الزمر 53)۔



نوٹ

یہ ایک کمزور انسان کی ایک ضعیف اسلامی کاوش ہے۔ اس میں لفظی یا معنوی غلطیوں کا پایا جانا بعید از امکان نہیں۔ لہٰذا اگر کوئی غلطی پر متنبہ کرے گا تو ہم شکریہ کے ساتھ اس کی اصلاح کریں گے۔

اس کتابچہ کو لکھنے کا مقصد بیماری جیسی مصیبت میں مبتلاء بندوں کو آداب بندگی سے آگہی دلانا ہے۔ باقی تفصیلی احکامات اور مسائل کے لئے قریبی علماء حق اور مفتی صاحبان سے رجوع کیا جائے۔ جیسے بیماری میں فکر ہوتی ہے کہ بہتر سے بہتر ڈاکٹر سے رجوع کیا جائے اس طرح دینی مسائل کے لیئے بھی ماہر مفتی صاحبان یعنی Specialists سے رجوع کیا جانا چاہئے۔ اس سلسلے میں حضرت ڈاکٹر مفتی عبدالواحد صاحب کی کتاب مریض و معالج کے اسلامی احکام انتہائی جامع اور مفصل کتاب ہے۔

یہ کتابچہ مریضوں میں مفت تقسیم کیلئے ہے۔ البتہ اگر ہر شخص اس کتابچہ کے ہدیئے کے طور پر 100 روپے قریبی مسجد کے چندے میں جمع کروادے تو بہتر ہے۔

(وماعلینا الا البلاغ)

خود احتسابی چارٹ

اِقْرَأْ كِتَابَكَ كَفَىٰ بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا ○ (سورۃ بنی اسرائیل۔۱۴)

"(کہا جائے گا کہ) اپنی کتاب پڑھ لے۔ تو آج اپنا آپ ہی محاسب کافی ہے"۔

عبادات	حقوق اللہ	معاملات	حقوق العباد	معاشرت	حقوق العباد	معیشت
علم دین قرآن ترجمہ حدیث/علماء سے مسائل کا جاننا		والدین		جھوٹ		جاب؛ خلوص/جوابدہی کا حساب
نماز۔5		شوہر/بیوی		کینہ/بغض		کاروبار۔مال حلال وحرام
روزہ		اولاد		غیبت		حرص
زکوۃ/صدقہ		رشتہ دار		حسد		سود کی شکلیں
حج		پڑوسی		خوش اخلاقی		لین دین۔اُدھار
قرآن۔تلاوت		کام کی جگہ کے ساتھی		24 گھنٹے کی زندگی میں سنتیں		
تسبیحات		میل جول		دعوت تبلیغ		
ذکر/نوافل						

ہر شعبہ کو مارک کریں اور اپنے آپ کو 10 نمبر دیں۔ ٹوٹل اسکور لکھ لیں۔ پھر دیکھیں کن شعبوں میں کوشش کرنی ہے۔ ہر چھ ماہ بعد دوبارہ اسکور کریں اور اپنی بہتری کو ناپیں۔
اپنا احتساب اس دنیا میں کریں اس سے پہلے کہ اللہ کے سامنے کرنا ہو۔

تاریخ		اسکور		اگلی تاریخ		کوشش کی جگہ	


The Beacon of Light
Resorting to Almighty ALLAH in Sickness
Dr. Muhammad Nadeem Piracha